بخدمت

سر سیافلس مٹکف صاحب بہادر بارنٹ کے

یہ عرض ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندے
ہندوستان کے جو زبان فرنگ سے ناواقف ہین
کچھ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور کاملون یونان
اور روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی
کا معلوم کرین ٭ چونکہ مین یقین کرتا ہون کہ آپکو
شوق اس امر سے بہت ہے کہ ترقی علوم کی اہل
ہند مین ہو تو مین آپکے نام سے یہ کتاب کرتا ہون
تاکہ آپکے نام مبارک کی باعث سے اوسکی علم دوست قدر کرین فقط

بندہ
رام چندر ۲۳ تاریخ اکتوبر ۱۸۴۹ع

Sir Theophilus Metcalfe Bart:

President the local Committee,

Public Instruction etc. etc.

Delhi.

This little work is composed with a view to giv
of my countrymen, as are unacquainted with
uropean languages, an insight into the opinion
ings and actions of some of the most eminent p
s of ancient Greece, Rome, and of modern Euro,
l Asia. Aware of the great interest you take in
tempts to impart correct and useful inform
n to the Natives of this country, I beg to dedica
is volume to you, in the hope that it will, unde
e auspies of your name, be received with fa

I am

Sir

Your most obedient S

RAMCHUNI

Delhi, 1st October, 1849

اعلان

نا کہ یہ کتاب مسمی **تذکرۃ الکاملین** نیاز مند نے ستمبر ۱۸۴۵ء
ن مقام دہلی مطلع العلوم دہلی مین بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ
درسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خدمت مین سر سیا
س مٹکاف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ
باشندے ہندوستان کے زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اور
ذ حالات مسائل وغیرہ فاضلون و کاملون یونان و روم قدیم اور
نگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو اور چونکہ صاحب بہادر
ممدوح کو شوق اشاعت کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہند مین زیادہ ہو
انکے نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی - چونکہ اب عالی جناب مہاراجہ
صاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج
دھراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان **مہندر سنگھ** -
مندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ
ز الٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی طبقہ اعلاے ستارہ
ہند والی **پٹیالہ** دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب سررشتہ تعلیم
پٹیالہ مین رائج کیجاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص بارہا
کتاب ہذا مطبع منشی **نول کشور** واقع لکھنؤ کانپور مین چھپوائی گئی -

ماسٹر رامچندر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین

حال روملس یعنی سلطنت رومیہ کبری کا

واضح ہو کہ اول اس کتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبری کہ جنکے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبری ایک شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصۂ فرنگستان کا ہے ٭ مورخان زمانہ قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبری کے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست چنانچہ یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہے ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور ناپایداری جہان کا خیال کرو ٭ کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبری کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبری کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی بیت ہر دنیا عجب جا ہے ناپایدار ٭ نہین ہے کسیکو یہان برقرار ٭ رباعی دنیا خوابیست کش عدم تعبیر است صید اجل چہ جوان چہ پیر است ٭ ہم روئے زمین ست وہم زیر زمین ٭ زین صفحہ خاک ہر دو رو تصویر است ٭ اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم عالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہے کہ بے حکم اوسکے پتا ہلا سکے اشعار ٭

بلندی وہ جسنے دان ہے وہی ٭ شہی بخش شاہنشہان ہے وہی ٭ کبھی دے اغنطس کو وہ دستگاہ ٭ کرے جو لی اسکو کبھی وہ تباہ ٭ گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی ٭ ضعیفون کو کر دے وہ دم مین قوی ٭

اب عنان اشہب تیزگام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ کبریٰ کے متوجہ کرتا ہون کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور بانی سلطنت اوسکا رومُلس بنیادی سیریا اور بھائی رمیس کا تھا اور اوسکی والدہ ریی سیریا دختر نیومیٹر شاہ البا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس نے تخت پر سے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن ریی سیریا کو حکم دیا کہ وہ گوشہ نشین مانند راہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک رومُلس اور دوسرا رمیس پیدا ہوئے اور وہ عورت بیان کرتی تھی کہ مجکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا ہوئے تو اوسکے ماموں عمولیس نے اونھین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریاے طبر پر ڈبوا دیا اور وہان سے فاسطولس جو گڈریا تھا اون دو بچونکو اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے اونھین بھیڑ کا دودھ پلا کر پرورش کیا اور جب یہ رومُلس اور رمیس دونو بڑے اور جوان ہوئے تو اونھون نے کوشش کرکے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے اپنے نانا کے بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت البا پر بٹھایا اور رومُلس نے ایک شہر ۷۵۲ قبل از پیدایش حضرت عیسیٰ کے آباد کیا جسکا نام رومیہ کبریٰ رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب ترکیب لکھتے ہین یعنی اول تو رومُلس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین آنکر آرام پاوین اور دوسرے یہ کہ رومُلس نے ایسے ایسے کھیل ایجاد کیے کہ قوم سیباین وہان آیا کرتی تھی تو اونکی لڑکیان رومُلس نے پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبریٰ سے شادی کروا دی اور اسطور پر

آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ جنگ کا کیا
تو اونھین کی عورتون نے بیچ بچاو کرا دیا اور بعد ازان رومیہ کبری
مین روملس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سنت کہتے ہین مقرر کی
اور بہت اچھے اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک
روز ۷۱۶ء قبل از پیدایش حضرت عیسی کے جب کہ وہ فوج کو اپنی
دیکھ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمۂ بجلی سے رومل
ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روملس کو اون حاکمون نے
جنکے مجلس اوسنے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کروایا اور باعث قتل
کرنے کا یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روملس بڑا اختیار والا ہوگیا
ہے اب بعد چند برس کے جولیس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری
کا گذرا ہے اور اس جہان مین اوسنے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے
اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بڑی ہو گئی تھی اوسکا ذکر کرتا ہون اور
تصویر روملس کی درج ہوتی ہے

شاہ رولس والی سلطنت رومیہ کبرے



حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کی بعد شاہ رولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا تا وفات سی وفات تک پہونچایا ابتداء عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنلیس سنا سے کرلی اور کورنلیس سنا دوست ماریس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات ٭ طریبون[1] ٭ کواسطر[2] ٭ ایڈایل[3] کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کرسیس کے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طریبون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پہ بیٹھے رہا کرتے تھے اور جبوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارون کی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتے تھے ؛

(۲) کواسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا ؛

(۳) ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین گذشتہ کپتان کے تھا فقط ؛

اس تمولیت کو حکام ثابت کرتے ہین اور قیصر کو علاقہ ؛ (۱) ؛ کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور ؛ (۲) ؛ چار لیجنون کی حاصل ہوئی
اب اوسنے بڑی بڑی فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال اونکا
لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو ؛ سیو اسطے لاچار مختصر لکھنا
پڑتا ہے کہ اوسنے قومون ہلمین اور سہتو شین اور نروین کو فتح کرکے تابعدار
کیا اور قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل تابعدار
اور خراج گزار رومیون کا کرلیا ان فتوحات کا حال اور اوسکے جملہ
اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیئے گئے
ہین جس سے اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کامون
سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ محکمہ سنت پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت
حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اوسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر
نے اس حکم کی تعمیل نکی لیکن ملیشین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور اسی
اثناء مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ کبریٰ مین خزانہ
عامرہ کا قبضہ کرلیا اور شہر مین مارک انطنی کو چھوڑکر خود ہسپانیہ کو جہان فوج
پومپی کی رہتی تھی کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا
اور یہان بالکل مالک سلطنت کا گویا شہنشاہ ہوگیا اور بعد ازان وہ یونان
مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا اور وہان
قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت
اور تباہ کردیا اور بالکل حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا

(۱) کونسل ایک علاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر اختیار
ہوتا تھا (۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا ؛

کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن آخر کو بردطس وغیرہ جو کہ خواہان ریاست
جمہور کے تھے اونھون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ
سنٹ مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بردطس کے ہاتھ سے ۴۴ سنہ پیشتر پیدایش
عیسی کے ۵۶ برس کی عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانہ اس صفحہ
دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے



شبیہ جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ ۶۳ سال پیشتر پیدایش عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی ایکٹیم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ بے رکھنے لیاقتیں ایسی کے جیسے کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہیں نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب ہوا وہ باتیں دانائی کی اوسمیں حاصل تھیں جنسے کہ رعایا خوش رہے اوسکی ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوسیوقت بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے شریک سکطس اور اپولیس تھے لوگوں نے اس شہنشاہ کی عزت میں شوالے تیار کیے اور قربانیں اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کبریٰ میں نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جینس (۱) جو کہ ایک سے اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اوس اوقات میں رومیوں کو جو بھولا ویٹ خوش تھیں اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کیں اوسنے اون خوش آیند کھیل اور تماشوں کا جسنے کہ رعایا رضامند ہے بخوبی رواج دیا اوسنے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جینس ایک دیوتا رومیوں کا تھا کہ جسوقت ملک میں امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک میں نہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالے کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی بیچ ملک کے تھی اور جسوقت خانہ جنگی اور کمبختی اور مصیبتیں اور لڑائیاں ملک میں ہوتی تھیں اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے ؛

(۱) سنت کا نہایت ادب کیا اور (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کریں چاپلوسی کی اغوسطس نے اس طور کی مکاری سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جبکہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگریپا کے جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب لخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپ منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس ہر دل عزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو علاقہ (۳) سنسرشپ کا ملا اور بسبب اسکے اوسنے بہت سی بہتری اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونے میسنا کے خلقت کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ میسنا کے اوسنے حاصل کین

(۱) سنت ایک مجلس چند امیرون چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ ہر باب ہر امر ریاست کے تکرار کیا کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکے کچھ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے بالکل حکومت سنت کی اوڑادی اور اونام کو محکمہ مذکورہ کا رکھا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نہ تھے اوسوقت سنت بالکل حاکم تھے اور اپنی صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہور کہتے تھے (۲) کمیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین اختیار رکھتے تھے (۳) سنسرشپ ایک علاقہ رومیوںن تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا کے اطوار سنوارتا تھا اور جس کسیکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے مین غافل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت کے کیا لیکن بسبب
عاجزیون اوس کی خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا
تھا قبول کیا اور سکی چاپلوسی کرنے والون نے کہا کہ آپ کو ہمارا یا کی خبرداری
بطور مربیانہ کرنی لازم ہے اس کہنے سے آغوسطس نے واسطے دس برس کے
پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجھ سلطنت کا مین اپنے
اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین سنت
مجھسے بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے کہ ملک زیر حکم
رومیون کے تھے معلوم ہو جاوینگے ؛ ملک اطالیہ اور دونو ملک
گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان اور شام اور فنیشیا اور
سالی پرسس اور مصر اغوسطس نے اپنے قبضہ مین رکھے اور ملک افریقیہ
پرویرا اور نیومیڈیا اور لبیا اور ہتینیا اور پونٹس اور یونان اور ایلیریا
اور مقدونیا اور دالمیشیا اور جزائر کریٹ اور سسلی اور سارڈینیا سنت
کے قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک اپنے پاس رکھے جہان کہ اکثر
افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ پرلی جو ال طربیون کا
حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین مقدمات
فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندنون مین ولیعہد مارسس بھتیجا
اور داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مر گیا اور بیوہ اوسکی سے
مارکس اگریپا نے بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کرتی اس عورت
کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ عورت تھی چنانچہ آغوسطس نے اوسے
جلاوطن کردیا ؛ اگرچہ آغوسطس کل اختیار سلطنت مین رکھتا تھا لیکن
پھر بھی اوسنے پیروی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

یعنی علاقجات ایجائل اور طریون اور کو اسطرا و پیرایر (۱) کے جو کہ ریاست
نوعیہ مین ہوتے ہین اوسنے قائم نکیے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر
استعفا سلطنت کو دینا چاہا لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ
کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور پر اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے
چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے سبب خوش
رہی اور اوسکو بہت اعتبار حاصل ہوا ✽ مارکس اگرپا انہین دنون مین
مرگیا اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کرلی اسطور سے طبریس
اغوسطس کا داماد ہوگیا اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لویا سے شادی
کرلی طبریس اور دورسس دو بھائی تھے جنمین سے دردسس ایک لڑائی مین
مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلاودیس جو بعد ازان شہنشاہ
ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کرلی تھی ✽ جبکہ اغوسطس بہت
بڈھا ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ دئے
اوسنے ایام پیریمین کچہری سنت مین جانا چھوڑ دیا اغوسطس ۷۶
برس کی عمر کے ۱۴ ؁ عیسوی مین مقام نولا مین مرگیا ✽
اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین فاضل ہر طرح
کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط ✽

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ ۴۲ ؁ پیشتر پیدایش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیتنامہ اغوسطس کے

(۱) ✽ پریپرا ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو منصب اعلے یا جج کہا
کرتے ہین ✽✽

شبیہ آغوسطس



طبریس شہنشاہ روسیونکا ہوا بسبب بیرحمی اور سختی اس شہنشاہ کے
لوگ اوس سے خوف کرتے تھے جبکہ ایلچی سنٹ کیطرف سے اوسکے پاس گیا
اوسے ظاہری حجت سے تاج کو قبول کیا اور اول اول مین سلطنت اوسکی
بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری طور ریاست
جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا
سے چھین لیا اوسنے حکومت سنٹ کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے
بعض دفعہ اوسنے صلاح امور ریاست مین لیا کرتا تھا ؀ اوسی اوقات مین
اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان وشوکت مہمون مین بیچ ملک جرمنی کے
حاصل کر رہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہان سے طلب کر کے
اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون مشرقی کے بھیجدیا اور وہ وہان
بحکم طبریس کے زہر سے مارا گیا ؀ طبریس کا دوست ایلیس سجنیس سردار
پریٹورین گارڈ[1] کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا اور یہ
دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان قیصران
روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ مسمی دروسس
کو زہر دیکر مار ڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اور
ہر روز جعلی اور الزام اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن
آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسنے خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص
اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ؀ طبریس بموجب صلاح اپنے دوست مذکور
کے جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش وعشرت میں

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کے مقرر تھی اوسکو پریٹورین گارڈ
کہا کرتے تھے اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ؀

داخل کیا اوس اوقات مین سجینیس مذکور دار الخلافۃ مین کل اختیار رکھتا
تھا اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا جب طبریس کو
اوسکے اس ارادۂ فاسد سے اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے فارت کرنیکا ارادہ
کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے یا نہین دریافت
کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا
کہ اوس سے علاقہ سرداری پریٹورین گارڈ کا چھین لیا جاوے اور آخر کو بحکم
طبریس اور بقبولیت سنت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا
اندنون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین
بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون مین نہ تھے ❊ دور کے پرگنون
مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا ❊ اور تمام سلطنت مین
سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے
۷۸ برس کی عمر مین بیچ ۳۷ء کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا
گیا فقط ❊ اٹھارہوین سال جلوسی اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح
کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی ❊

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ ۳۷ء عیسوی کے شہنشاہ رومیہ کبری کا ہوا یہ
بیٹا جرمنی کس کا تھا بروقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلقت کو بہت خوشی
ہوئی اور اول اول اسنے چند کار رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے
اوسنے گویندونکو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا اور حق کیشیا
کا رعایا کو بخشا ❊ لیکن یہ صبح خوشی کے ساتھ شام بہت بڑے رنجون اور قلقون کے

انجام ہوئی کلیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا
اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیغولا نے
طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت
کے مرواڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مرواڈالتا تھا
تمام اس ظالم کی سلطنت مین سواے چند مہینہ شروع کے سواے کا
دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ ہنوا کلیغولا اپنی بے رحمی مین کمال رکھتا تھا
جبکہ اوسکے بہن دروصلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکے مرنیکا غم
کیا اوسکو سزادی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم نکرنا
چاہیے ۔ اور جس کسی نے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم نے واسطے
غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزادی علاوہ تمام پرگنون سلطنت مین رعایا پر
خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون کے اسباب
اور مال ضبط کرلیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام
زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش کے تیار
کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپیٹر(۱) خیال کیا اور کبھی جونو(۲) اور گاہے
اوسنے اپنے تئین برابر مرکری(۳) اور ہرکلیز(۴) کے تصویر کیا آخر کو یہ ظالم جیسی
موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طربیون پر
ٹیوٹرین گارڈ کا تھا مار ڈالا فقط

(۱) جوپیٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا ۔

(۲) جونو جوپیٹر کی جورو تھی ۔

(۳) مرگری یونانیون مین پیغامبر تمام دیوتاؤن کا تھا ۔

(۴) ہرکلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیو نما بہادر اور شجاع گذرا ہے ۔

حال شہنشاہ کلادیص کا

یہ شہنشاہ ۵ شمسہ پیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلیغولا کے رومیون نے چاہا کہ ریاست جمہور قائم رہے لیکن سپاہیون نے نہ مانا جو کہ ان دنون مین بہت اختیار پا گئے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت کلادیص چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑ گئی اور اتنے مین اور بھی چند آگئے اور اوسکو ہوادار مین بٹھا کر کیمپو پریٹورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر کیا اور چونکہ کلادیص اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چلے تھے اور سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا ۞ کلادیص ایک بے وقوف تھا اور مزاج مین بھی لڑکپن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیص نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کے یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام ملک کے رکھی اور چاہا کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہو جاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشش جنرل کو وہان بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سولہ روز رہکر پلاشش اور وسپیشن کو واسطے جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر چلا آیا بعدہ کرکٹاکس شاہزادہ ویلیز نے بخوبی رومیون کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہو کر

رومیہ کبری مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان و شکوہ کو دیکھا حیران ہوگیا اور کہا افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان وشوکت رکھتے ہین مجھ غریب کے جھوپڑے کا حسد کرین ٭ کلادیس سنے اوسکی تواضع بہت اچھی طرحسے کی غرضکہ شروع سلطنت کلاویس کی لوگونکو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی امید کب ہوسکتی تھی نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت کمینی غلام اوسکے عہدہ منصفی اور صوبہ داری پرگنات پر مقرر ہوے اونکے ظلمونسے ہر پرگنہ مین فریاد سنی گئی میلنیا ملکہ شہنشاہ نہایت فاحشہ اور تمام برائیان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبری مین مشہور تھی حتی کہ جب شہنشاہ دارالخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوس نے شادی قیس سلیس سے کرلی اور بعد تشریف لانے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑدیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے اوسنے یہ کام کیا تھا نارسیفیس غلام کلادیس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جوبہترجانے عمل مین لا چنانچہ اوسنے شاہزادی اور اوسکے عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے اپنی بھتیجی اگرپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ بدتھی اوسنے چاہا کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ کلادیس اپنے خاوند کو ۶۰ برس کی عمر مین بیچ ۵۴ سنہ کے زہر کھلا کر مارڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک(۱) کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلون کا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے اگر کوئی آفت یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھ رنج نہوتا تھا اور علی ہذالقیاس جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی ترتیب کا کچھ بھی اثر نہوا +

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہے کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہو لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خرابی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ سنہ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کے حالات کو لوگ بہت تائید کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکے اوستاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند بچون اور عیاشون کے ساتھ تمام دار الخلافہ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا واگذاشت نکیا ایس شہنشاہ کا نام بد واسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور رہے وہ انتظام اور کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی ماں ایگریپنا نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا + سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کر دیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہے اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی کرنا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا یوپیا اوسکی شاہزادی نہایت بدعورت تھی اس اوقات مین سنت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی ان دونون مین ایک سازش جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوسنے اپنے اوستاد سنیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب وجہ
اوستاد کے شہنشاہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پر پسند کرے
چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھ گیا اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھ
سے مارا گیا۔ یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین سمجھتا تھا
چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک(۱) کے گیا
اور اپنے تئین بہرگانیر تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دارالخلافہ
رومیہ کبریٰ مین آگ لگا دی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے
جا بیٹھا۔ القصہ حالات بے رحمیون اس شہنشاہ کے پڑھنے اور لکھنے سے بہت
رنج حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم کتے کی موت مرا کرتے ہین
سو ہی ہوا۔ وندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جوکہ اس اوقات مین
صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار
گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور ایک غلام کے گھر جا چھپا
اور محکمہ سنیٹ سے اوسکے واسطے سزا موت بیجورم کی مقرر ہوئی۔ سزا موت
بیجورم سے یہ مراد ہے کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے
کوڑے مار کر طار پین کے پہاڑ پر سے دریائے طبر مین پھینک دیا کرتے تھے
چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے ایک اپنے
غلام کی عاجزی کی کہ تو مجھکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع سے لوگ اور
شہنشاہ اور سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گیری
کے آیا کرتے تھے اور جو کہ قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا۔

بموجب اوسکے کہنے کے بیچ ۶۸ سنہ کے اوسے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ ایسی خصلت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندنونمین سلطنت مین پریٹورین گارڈ بالکل مالک تھے گالبا جو کہ ایک عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجۂ کمال رکھتا تھا اب ۷۲ سال کی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا جب کہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا نہ دیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ رومیونکو خوش معلوم ہوتے نہتے مروج تھے اور بسبب اب نہونے اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ سلطنت مین تھے اوسنے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئے اور آخر کو اوسکے واسطے جو کچھ کہون لاحق حال ہوئی جیسے کہ آئندہ کی سلطنت مین معلوم ہوجائیگا

ذکر شہنشاہ اوطھو کا

اوطھو شہنشاہ ۶۹ سنہ عیسوی مین رومیہ کبری کا ہوا ہے یہ بادشاہ واسطے اوسکی بڑائیون کے مشہور ہے جس وقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اسکا رقیب پایسو واسطے

تخت نشینی کے موجود تھا اور وطھو شدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری
سے دق ہوکر اوسنے چند بحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اسکو
خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو اس بات کی کچھ پروا نتھی کہ خواہ مین لڑائی
دشمن سے مارا جاؤن یا مقتل مین گنہگار ہو کر قتل ہون اوسنے اپنے نوکرون
اور دوستون کو بہلایا کہ مجکو نجومون نے بھی فتوی تخت نشینی رومیہ کبری
کا دیا ہے اور سپاہ کو بروقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار انعام کا
کیا (ناظرین پر بخوبی واضح ہو کہ ان دنون مین فوج سلطنت مین بہت
اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک سپاہ ہوگئی یعینہ ایسا حال
ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان جسنے کنٹھے
اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) ایک روز اوطھو
کو سپاہ اپنے مقام پر لے گئی اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا
مشہور کیا بروقت تاج پہننے اوطھو کے گالبا جو شہنشاہ رومیہ کبری کا تھا اور
اوسکا شریک پائے سود و نو مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ اوطھو
مین لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول
ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہوگیا جو وقت اوطھو شہنشاہ ہوا اوسوقت
اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو شہنشاہ
رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے تھا اور
اوس مین بہادری نتھی لیکن وہ اپنے دو افسرون پر سمی صینیا اور ویلنز
پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جلسے کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین
ہوا اور اسوقت تک بیسبب نہ واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن لڑائی کے بھول
گئی تھی اور سست اور عیاشی کی طرف مائل تھی اب فوج مین وہ دلیری نرہی جو کہ سابق مین

واسطے شان اپنے مین دکھلائی تھی اب اول مین وطلیس نے شکست پائی
لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوطو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین
واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوطو
فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب
نجانی کہ اسمین ناحق خون ہوا اور نا امید ہوکر اوسنے خود اپنے تئین مار ڈالا
اور مانند کیطو کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کے تلوار مار کر مر گیا
اور مورخ بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ
ہوتی تو اوسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور تھا

حال شہنشاہ وطلیس کا

جبکہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ
مزاج اور بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک
فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین لایا وسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی
ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کرتا تھا ویسپیشن ایک شخص تھا
کہ جسنے عہد سلطنت کلیئولا اور کلادیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی
تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیوں
کے مقرر ہوتی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے
نمایان کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھکر اور برگنات کی فوج بالکل
مالک ہے خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے ویسپیشن سے کہا کہ تم فوج کو اپنا
دلکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نے اوسکو شہنشاہ
مقرر کیا اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس نے

جوش مین تھا اور اوسنے سیفس بھائی وسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو پنشن ملا کرے سلطنت چھوڑ دینے کا عہد نامہ کر لیا لیکن جب رومیون نے اپنے شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونھون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کرکے محل شاہی مین داخل کیا اور سیفس کو قتل کیا اسی اثنا مین پرسکس ایک افسر فوج وسپیشن کا مع فوج کے یہان آپہونچا اور وٹلیس کو قید کر کے مار ڈالا

ذکر شہنشاہ وسپیشن کا

اب وسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر سنہ ۶۹ مین قابض ہو خصلت اس شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بر وقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کر دیا اوسنے تمام باشندونکو اجازت دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے عرض کرے اوسنے جنگل خوردن اور گوئیندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کار و بار سلطنت سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو سمی رٹی مین تھا چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین جیسے کہ وہ ایام خورد سالی مین تھا رہے اوسنے اختیار سنٹ کو جیسے کہ سابق تھے دیدے اور دوبارہ اونھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین وسپیشن واسطے زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام اضلاع یہودیونکو زیر کیا تھا لیکن فقط دار الخلافہ رہگیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رومیہ کبریٰ کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طیطوس کو
چھوڑا اوسنے ایک حملہ مین بیت المقدس دار الخلافہ یہودیونکا قبضہ مین کرلیا
لیکن بسبب سرکشی اور سینہ زوری وہانکے باشندون کے شہر مذکورکو
رومیون نے خاک مین ملادیا اور ایک قلم غارت کیا اب وسپیشن نے شوال
جنیس کو بند کروادیا اور طیطوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت
مین مقرر کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ ۷۹ء کے مرگیا ۱۲

حال شہنشاہ طیطوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ ۷۹ء کے طیطوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت
نہین کہ اس شہنشاہ کے اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہوویں
تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کسکو کہتے ہین طیطوس کی سلطنت میں
رعایا بہت آسایش سے رہی یہ ہنر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا وہ واسطے
خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور
شان رومیون کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقانہ کے جو اس سے
ایام خوردسالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث
یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلادیس اور نیرو مین رہا تھا لیکن
بمجرد تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام
رعایا کے کی ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے
خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل
جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشا گاہ کی موافق شان سلطنت
کے بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز وسویس مین سے

آگ اور غلذات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی آئی اور
ہرکیلنیم دب کر غارت اور زیر زمین دفن ہو گئے اسی بلائے ناگہانی مین
فاضل پلنی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر کیمپینا نے نہایت
نقصان اوٹھایا لیکن ٹیٹس نے وہان کے باشندون کی بڑی تشفی
کی اور اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگون کا نقصان ہوا تھا اوسکے
عوض مین اپنی گرہ سے اوسنے خرچ کرکے مال واسباب و روپیہ دیا جبکہ
شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا اوسوقت خاص دار الخلافہ
مین ایک قہر الٰہی نازل ہوا یعنی شہر رومیہ کبری مین آگ لگ گئی اور ایک
بڑا حصہ دار الخلافہ کا غارت اور ویران ہو گیا آفت سے جو لوگون کا
نقصان ہوا اوسکا عوض اوسنے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامرہ مین
سے کسیکو نہ دیا بلکہ خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا ٭ یہ نیک شہنشاہ
جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہونچا اور اس جہان
ناپائدار سے بیچ ۸۱ سنہ ع کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین
کہ اوسکے بھائی ڈومیشن نے اوسکو زہر دے کر مار ڈالا اور خود اپنے
تئین مستحق جہنم کا کیا ٭

حال سلطنت ڈومیشن کا

اب ڈومیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا ۸۱ سنہ ع مین
سلطنت حاصل کی اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ
اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوسپر غالب آیا ٭ جبکہ
الامان مین سرکشی ہوئی اوسنے وہاں بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

قتل کیے گئے اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہو گیا گو ہندوے اوسکے خلاف دن
لے دربار شہنشاہی مین ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوئے کہ وہ ہر ایک رئیس اور
امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کرین تاکہ جسکی
قسمت آیندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا اور
تمام لوگ اس ظلم و ستم کو گوارا نہ کر سکے اور ایک سازش خاص محل شاہی
مین برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر
سنہ ۹۶ء مین اس ظالم جہان خالی ہوا

حال قسطیص نروا کا

بعد سلطنت ویشں کے سازش کرنے والون نے قسطیص نروا کو شاہنشاہ
پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے
نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور
خاندان کریطن مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس
کی تھی اور حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور
ملایمت مزاج کے نکر سکا اور اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر انتظام سلطنت
مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھ مہینے سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لائق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا
وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ
مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو یہودیون کو ہوئی تھین شامل رہا اوسنے برخلاف ہدریان
کے رفاہی کی اور اونکو جو پیشن شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف
کیا اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کر لیا طراجان
نے یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست
دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ طیسیفون اور ملک شام اور ملک یمن
کا قبضہ کر لیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف بہ نسبت انتظام کے زیادہ تر
توجہ تھی ✤ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے ہوتا ورنہ مین
بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا ✤ علاوہ ازین اوسنے کمیشیا اور مقرر
کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی تواریخ
مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص سے پرورش
پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور کفایت
شعاری کے رعایا کو دولتمند کر دیا اسکی سلطنت مین دربار مین اکثر
اچھے فاضل موجود تھے یعنی خرد اور شاعر جونل اور مشہور مورخ
طیسیطس اور پلوطارک اسیکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح
کے فنون نے ترقی پائی اس باادب اور نیک شاہنشاہ نے ۱۱۷ء
مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا ✤

ذکر شاہنشاہ ہیدریان کا

یہ شہنشاہ ۷۶ء مین پیدا ہوا تھا اور اسنے یہ بہانہ اس
بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی
حاصل کیا اور طراجان اسکا اوستاد بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان نے فتح کیے تھے
چھوڑ دیے کسواسطے کہ بموجب مقولہ شہنشاہ اوگسطس کے شرقی
حد سلطنت کی دریاے فرات تک کی اور اسکا باعث یہ تھا کہ
وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور انتظام
پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز
ہو جائے اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت
بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان
کہین خراج گران دیکھے کم کردیے اوسنے چند شہر جو منقضی ہوتے
زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے اور شہر
بیت المقدس کو دوبارہ بنواکر آباد کیا اوسکو بیدل
پھرنے مین کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے رعایا اوس
سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے
واقف تھا وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت
کمال رکھتا تھا القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا
جسمین عزت اور شان اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی
اوسنے طوس آرلیس انطونانیس کو اس شرط پر
گود لیا کہ بعد اوسکے وہ آئیس درس کو مالک سلطنت کا کرے حقیقت
مین یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونہون نے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت
کی شہنشاہ عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار
ہو کر ۱۳۸ع مین مر گیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا

شہنشاہ انطونانس پایس

سلطنت انطونانس پایس کی مین مشہور وارداتین کم ہوئین لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکھتا تھا اور مدبر تھا اور قانون ایسے عمدہ جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سنت کی دوبارہ قائم کی اور اوسکی نیکی اور خدا پرستی اور عدالت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے دو بادشاہون مین فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی تعریف تمام وکمال کرسکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین سنہ ۱۶۱ء کے بائیس برس سلطنت کرکے مرگیا

سلطنت شہنشاہ انیص ورص

شہنشاہ انیص ورص بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب یہ نیک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام بتدیل کرکر مارقوس ارقیص انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہی اور وہ اب تک موجود ہین اس شہنشا کا ایک بھائی مسمی لیوسٹس ورس تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسے اپنا ایکجان سمجھ کر سلطنت مین شریک کیا جبکہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف تنا

توران کے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام
کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجائے اوس سے لڑنے کے عیش و عشرت مین پڑا رہا
ایک افسر کو بھیجا جسنے کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ البتہ
نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور ویندلیز اور دشنیر وغیرہ نے ملک یونان
وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض
اپنے گرہ سے دیا اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک
یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہانتک جبکہ یہ بیچ سنہ ۳۷۸ع کے مرگیا لوگون
نے اوسکے بت اپنے گھر مین رکھے:

حالت سلطنت رومیون کی سنہ ۱۸۰ع سے شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومیشن سے جو سنہ ۹۶ع مین واقع ہوئی تھی موت
شہنشاہ مارکوس انطونانس پایس تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سے
اسّی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ مین جو جو شہنشاہ
رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور
شان اور رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نکی تھی اب
بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین جو شہنشاہ ہوئے وہ بہت نامی تھے
لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ اندنون مین رومیہ کبری مین پریٹورین (۱) گارڈ

(۱) پریٹورین گارڈ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی
نگہبانی کیواسطے مقرر ہوتی تھی یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہو گئی تھی جیسے ناظرین کو معلوم ہوگا
کہ فوج لاہور جسکو خالصہ کہتے تھے اختیار کی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی یعنی جسکو چاہتی تھی
راجہ بناتی تھی اور جسکو کہ چاہتی اوسکو شاہ بناکر سلطانی دیتا تھا اوسکو زور شاہ بنا کے بٹھلا دیتی تھی وہ بھی حال اونکا تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا
اور چاہا جسکو دیدیا اور جسنے انعام کثر دیا اوسکو شہنشاہی دی چنانچہ جسکے صبر
شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم تھا اور بعد اسکے پرٹنکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل
کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت رومیونکی نیلام ہوگی ویدیس یولینس
نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور سپاہ نے پرٹنکس
شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
یہ خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار رہا فوج دارالخلافہ کا معلوم ہوا تو او
نے بھی جسکو چاہا اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن صورص نے جسکو صوبہ
اللریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف دارالخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا
فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور صورص تخت پر
بیٹھا اور بعد صورص کے کیرکلا ہوا اور ان دونونے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین
اونکے لکھنے سے اپنی کتاب کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر صورص اور بعد
ازان سیگزمین اور بعد اوسکے غوردین اور فیلیص اور غیلوس اور ویلرئیص اور جلیعص اور
کلادیص دوم اور آرلین اور طیسیطوس اور پروبیص اور فیروس وغیرہ شہنشاہ
ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہین انکا حال تو تاریخون مین مفصل
لکھا ہے لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک
مشہور آدمیون کا لکھنا ضرور ہے اسواسطے ان شہنشاہون کا حال لکھنے کر
مین مقصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر ظالم گذرے ہین اور نیک طینت
نہ تھے بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر ظاہر ہوا جسکا نام
قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن
تواریخ پر واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دارالخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے

اوسکا کر شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور سنہ ۳۳۰ء مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی
اور آباد کیا ✽ اور فارسی کے تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ
دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا تاریخ روم کی جانتے ہین اور
اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ میری دانست
مین کسینے نہین لکھی ہے اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز
نے شہنشاہ قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اور طرف موڑ کر متوجہ
کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا کہ نہایت
بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہون ✽

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطینہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ
ہوا ہے اور جسکا ابتک بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہے یہ اقبال مند بادشاہ بیٹا
قسطنطین کا کلورس کا تھا اور سنہ ۲۷۴ء مین باغ ہستی پر نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ
کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن بطور مختصر
واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکھتا ہون بروقت وفات والد بزرگوار
اپنے کے وہ بحمایت فوج کے سنہ ۳۰۶ء مین تخت شہنشاہی پر جلوہ افروز ہوا
اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم فرنگ کو شکست دی اور دریاے راین
کو پار کرکے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فوسطا بیگم سے شادی
کرلی لیکن بعد اس رسم کے اوسے اپنے خسر سے لڑنا پڑا کسواسطے کہ اوسنے ملک میں
جھنڈا سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ موہوم
لقب شہنشاہی کا چند روز رہا تھا کسواسطے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام
میرنشس تھا ستعد بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض ہنولی سے لیوے
لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالی کے بیان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اسکا
نام ہونا تھا تو کوئی کچھ نکر سکا اور ایک اور امر عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہیکہ شہنشاہ
نے خود یوسی بیس سے فرمایا کہ مین نے آسمان پر ایک صلیب (۱) دیکھا ہے اور
(اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا ان ہوک سگنو ونسر) اس عبارت کے معنی یہ
ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ
نے جلد بغور دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کے جھنڈے شہنشاہی
تیار کروائے اور اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے دشمن
مذکور یعنی سالے کو قید کر کے دریائے طبر مین پھکوا دیا اس بات کو واقع ہونے
سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا اور حکم دیا کہ اہل عیسائی
کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسی نس سے کردی
لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی
نہ دیکھ سکا اور حسد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کے مقام مینو بینا
مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ لڑائی پر خلاف اپنے داماد کے چڑھا
اوسوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے اور اوسنے بروقت
کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین دعا
مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا داماد جھوٹے دیوتاؤن اور نجومون اور
جادو کرنے والون پر اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا اب اخیر انجام اس
لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خونریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اس گستاخی
کو اوسکی معاف کیا لیکن بعد ازان اوسکا بلند نظر داماد چپکا نرہا اور پھر دشمنی
اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا
اور مروا ڈالا اب بعد فراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ قسطنطین بالکل مالک
مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ کسیطرح سے
ملک مین امن اور انتظام ہوا اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور
بیچ پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرم جوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت
مین مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف گیری کے
بھی رکھی اور اوسکے عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے
فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے بہت
اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی بیرحمی
کے بھی بن آتے کہ اوسنے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ
گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے کریسپ
اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے اکتیس سال جہان مین حکمرانی
کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایک دن خاک مین ملنا ہے سنہ ۳۳
مین اس جہان ناپایدار سے طرف وطن خاص کے رحلت
کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اوسکے تین لڑکے تھے
اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم ہوگئی شہر قسطنطنیہ اوس
ترکستان مین واقع ہے جو کہ کنارہ فرنگستان پر ہے اور نزدیک
اسکے ملک یونان واقع ہے اور اب اس زمانہ مین شہر قسطنطنیہ
دار الخلافہ سلطان روم کا ہے

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا
جو کہ یونان میں واقع ہے تھا فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر
کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل نے اوسکو ایسی تربیت کی
کہ وہ اظہر من الشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی عمر میں
تین سے چھتیس ۳۳۶ پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے یعنی آج تک دو ہزار ایک
سے تراسی برس گذرتے ہیں کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے
کار بہادری کے اور بڑی بڑی مہمیں کیں ہیں کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب
میں بھی گنجایش نہیں کرتے لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصراً لکھا جاتا ہے واضح
ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا
تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے ساتھ کمال شجاعت کے
اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہاں تک کہ چند روز میں
اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سے چونتیس برس پہلے پیدایش
حضرت عیسی کے بائیس برس کی عمر میں اسنے فتح کرنا سلطنت ایران
کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے دریاے گرینی کس کا کیا
تو ایرانی فوج نے اوسے سامنے سے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی
شجاعت سے فوج ایرانی کو وہاں شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ
میں موسم گرمی کا نمودار ہوا اور سکندر نے کچھ اپنی فوج کو رخصت واسطے
گھر جانے کی دی بعد تھوڑے دن کے جب اسکی فوج
گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر اودھر کے ملک کپیدوشیا

بیغلی گو نیا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا
اور فتح عظیم حاصل کی اور بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر
وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بھاگ گیا لیکن اوسکی ما
اور اوسکی جورو اور تمام عیال اور اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قید ہوئے
اس بڑی عظیم فتح نے اور ریاستون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور بعضون نے
تابعداری سکندر کی اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ
ہوا اور ملک شام کو فتح کر کے واسطے زیر کرنے ملک مصر کے جا کر اوسکو اپنے تصرف
مین لایا اور دریای نیل جہان کہ سمندر سے ملتا ہے ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار
تعمیر کروایا ہے کہ ابتک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ سکندر مصر مین
تھا تو اوسکو یہ خبرین پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے بڑی
فوجین تیار کین ہین یہ خبر سنتے ہی یہ مصر سے پھرا اور دجلے فرات کو پار کر کے
الجزیرہ مین جو کہ درمیان ٹگرس اور فرات کے واقع ہے آیا اسیوقت مین دارا بھی
اپنی فوجین لیکر آ رہا سے چالیس میل آگے بڑھ کے بڑے بڑے میدانون مین
آ پڑا اور سکندر بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کر کے مقابلہ لینے دشمن کے
آ گیا اور ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی
اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر نے باوجود اس قلیل فوج
کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج دارا کے جہان
کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین
سے شروع ہو گئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا
کہ کسی طرح سے خاص دارا کو قید کر دون اتنے مین یہ تو اس
فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن جھٹ خود اپنے

بہت عمدہ اور کارآزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا
لڑائی بڑی دیر تک جاری رہی اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح
ہوئے حقیقت یہ ہے کہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی مین تھی
لیکن اخیر نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین سے بھاگ
گیا اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے
دارا کے سکندر نے اوتعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف
اصفہان کے جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر بھا جل مین پہونچا
تو اوسنے خبر پائی کہ دارا کو اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی
مین مار ڈالا جبکہ سکندر نے راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا
رنج ہوا اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور پر
ایسی طاقت مند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر خراسان
قندہار بلخ ماورالنہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمان بردار کرتا ہوا اوسکے
ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین
کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا اسکندر کا ہے سکندر نے کابل سے
سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ ٹیکسلا
نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریای
سندھ کے تیار کروائین اور دریاے مذکور کو پار کرکے ہندوستان مین آگیا
اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجایان ہند
مین سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور
سکندر نے اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب و راوی کو

پار گیا اور راستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی اب سکندر دریاسے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانیکا تھا اور ان دنون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اوسنے اب مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہرچند سکندر نے سمجھایا لیکن اوسنے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے راستہ مین سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس لڑائی مین اسنے اسقدر زخم کھائے تھے کہ توقع زندگی کی نرہی تھی لیکن بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی مرض مہلک مین جبکہ اوسکی عمر بتیس برس کی تھی بارہ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کر گیا ؛ حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ یونانی گذرا ہے اور اسنے نام پیدا کیا آج تک کوئی ثانی اسکا صفحہ زمین پر نہین پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط

تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شبیہ شاہنشاہ سکندر



حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور
مورخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت
اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ سکندر کا سا نصیبا اور اقبال
نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انتگی غونس کا تھا جب کہ دمطریس ۲۲
برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور
بعد بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد
اسکے اوسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دوسے پچاس
جہاز تیار کرواکر طرف شہر اسینہ کے جو کہ دار الخلافۃ یونان تھا گیا اور وہان
اوسنے فیلرس کو شکست دیکر وہان سے نکالدیا اور بعد اسکے اور اور
فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور پسر شاہ
سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک سے گھبرے
اور ایک فوج جرار جمع کی اور سنہ ۳۰۱ پیشتر حضرت عیسی کے درمیان اونکے
اور شاہ دمطریس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ
جاری رہی اور مقام رزمگاہ مین باپ دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے
دمطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے
چونکہ دمطریس بڑا شجاع تھا اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسینہ
کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد
سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام مین سنہ ۲۸۳ برس پیشتر عیسی کے
مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا + تصویر بھی اوسکی درج ہے

شبیہ دمطریس



حال بادشاہ پیرس کا

واضح ہو کہ پورانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکماء اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قومون مین پائے جاتے تھے اور اسیواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے * واضح ہو کہ ملک ایپرس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پیرس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پیرس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ اللیریکم کے لے گئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پیرس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوا دیا پانچ برس بعد ملک ایپرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پیرس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دیمیریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اسکے ساتھ کیطرف سے مشہور لڑائی مقام انسیس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پیرس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انکی کون بیٹی برنیس کی نے بجاے شادی کرنے

بطلیموس شاہ مصر سے جس سے نسبت قرابت تھی برنس نے پررس سے شادی کردی اور اس باعث سے پررس کو یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو برنیس کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب نیوٹلمس سے حاصل کیا تھا لیکن نیوٹلمس نے بہ بہانہ دعوت کے برنیس کو زہر دیا پررس اب شریک سی سیکس کے سنہ ۲۹۶ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میڈن کا ہو گیا لیکن اوس ملک کے لوگون نے پررس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اوس کسی بادشاہ کو سوا ے سی سیکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹی نیس نے پررس کو بلوایا اور کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اطالیہ سے گذرا اور رومی کونسل کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے اور ٹارنٹیس کی صلح کروا دینگے رومیون نے اس بات کو قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین چنانچہ پھر اس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پررس رومیون پر بسبب ہاتیون کے فتح یاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دار الخلافہ کے نزدیک جا پہونچا اور وہان جا کر سکاس شاگرد ڈمستھنیز فصیح کو روم کو بھیجا کہ ہم تم سے دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ اگر پررس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین ہوئی اور پھر پررس فتح مند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پررس یہان لڑ رہا تھا کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کرے چنانچہ پررس نے کارتھیج والون سے لڑکر اونکو شکست دی اور اریکس اور اور ضلعون کارتھیج والون کا قبضہ کرلیا اسوقت پررس کو ٹارنٹی نیس نے

دوبارہ اطالیہ کو اسکے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی
ٹیو ٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پیررس نے شکست پائی اس سبب
سے پررس اپنے ضلع ایپیرس کو چلا گیا اور وہان سے اور تازی فوج
جمع کرکے چلا اور گونا ٹیس بادشاہ میقیڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا
اچھا ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان دیان
اری شیش اور آری شیش کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پررس آری شیش
کی طرف ہو کر شہر مین چلا گیا لیکن اوسکو آری شیش کی فوج سے لڑنا
پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت کے ہاتھ سے جسنے ایک
کھپریل کا کھپرا اوسکے سر مین مارا مر گیا اور اس عورت نے
اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات
دو سے بہتر برس بیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے واقع
ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی بادشاہ نے شطرنج
کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص کی
بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھوا کر اچھا کر دیا تھا اسیواسطے لوگ اوس
کے اوس انگوٹھے کو بڑا کراماتی بتلاتے ہین تصویر پررس کی بھی دوسرے
صفحہ درج کرتے ہین فقط

حالات دلیر و شجاع سرداران عالی مقدار ملک روم قدیم کا

اب اون بہادران اور جنگ آوران رومیہ کبری کا جو سابق مین گذرے ہین

شبیہ بادشاہ پروس



لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب مین ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی بیان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط ؛

حال سلاّح کا

سلاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان وزن علاقہ جلیلہ کونسل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین) روم مین رکھتا تھا یہ سردار ۱۳۷ء پہلے حضرت عیسی کے روم مین ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر غلام نے اوسکو اپنی پرورش مین رکھا اور بعد اوسکے سلاح اوسکی دولت کا مالک ہو گیا اوسنے ملک عشر اور مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریس کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازان ماریس کو زیر کر کے ملک شام اور ارمان اور بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبرے نے برخلاف اوسکی سازش کی اور سلاح یہ سنکر بہت خفا ہوا اور دار الخلافت کی طرف کوچ کر کے اور وہان داخل ہو کر اوسکا قبضہ کر لیا اور اوسکے سامنے کوئی اوسکا حاکم نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متراڈیٹس شاہ یونان کو زیر کر کے اوس سے پھر صلح کر لی لیکن اس غیر حاضری مین جو لوگ رومیہ کبری مین دخل پا گئے تھے اونکو اوسنے پھر آنکر زیر کیا اور رومیہ کبری کا مالک ہو کر کاروبار رحمیون کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور ممتد برہ ؛

شبیہ سلّاح



اور شیر افگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کو سسشہ پیشتر عیسیٰ کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑ گئے تھے اور وہ مر گیا تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہے

حال مارقوس انطنی کا

یہ مشہور سردار حکام تلث روم مین سے ایک حاکم تھا بیچ سسشہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات لینے والد کے تمام جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بٹھانے مین اپنی شجاعت سے بڑی مدد کی اور پھر دار و غہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ شہنشاہ قیصر کے ساتھ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا بڑا دوست ہو گیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت مقدونیہ اور شام کی ملجاے لیکن اس ارادہ مین کامیاب نہوا بر خلاف بروطس اور کیشیس قاتلان قیصر کے لڑا اور انکو فلپیا مین شکست دی اور بر خلاف بروطس کے سامنے رومیون کے درباب مارڈالنے شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے ؀ اور بعد ازان انطنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ بیچ سنسہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کر دی ؀

تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہے ؀

ذکر پومپی اعظم کا

شبیہ مارقوس انطلی



یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہے حکام ثلث روم مین سے قیصر کے
ساتھ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ بادشاہ ایک عالی خاندان تھا اور سنہ ۱۰۶ پیشتر
حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل
کیا اور بیچ عمر تیئیس برس کے حکومت پندرہ ہزار سوارون کی حاصل کرکے
سردار سلاح کے ساتھ ہوا اور اوسکے دشمنون کو بیچ افریقہ اور جزیرہ
سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبیر نے مین آنکر
علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو ایشیا
خرد سے پرے تک فتح کرکے پھر آیا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھ حکومت
کرتا رہا اور قیصر کی لڑکی سے شادی کرلی لیکن آخر کو بسبب رشک
اور حسد شہنشاہ قیصر اور پومپی مین عداوت قلبی ہو گئی اور پومپی نے بیچ
لڑائی فارسلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ
گیا اور وہان وزرا شاہ مصر کے حکم سے سنہ ۴۸ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے
قتل کیا گیا ٭ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی
ہے ٭٭

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون مین سے سنہ ۸۵ پیشتر حضرت
عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا جبکہ پومپی قیصر کے ساتھ لڑتا تھا اوس وقت
بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا لیکن بعد غارت
ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھ سے بروطس قیصر کا نہایت
دلی دوست ہو گیا اور شہنشاہ اوس سے نہایت شفیق

شبیہ پوپی اعظم



محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم
مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر سلطنت
رومیون مین اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکے بالکل تابعدار
اور غلام نہ ہو جاوین اسیواسطے اسنے ایک سردار کیش اور اور
امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو معرض قتل مین پہونچایا
انطنی یہ سنکر تھا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو شکست دی اور
بروٹس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس
سے نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت فصاحت
سے کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھکر
اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجکو قتل کر جو مین بے
عزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے بموجب
اپنے امیر اعظم کی خواہش کے اوسکو خنجر سے بیچ سنہ ۴۲ پیشتر
حضرت عیسٰی کے ہلاک کیا ✣ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے
مندرج ہوتی ہے

ذکر قیس ماریص کا

ماریص بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب
نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوسمین تمام	ہنر برافگنی تھا سدا اوسکا کام
ہزبران و دیوان و پیل پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیہ بروطس



سنہ ۱۵۷ پیشتر حضرت عیسی کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ علاقہ جلیلہ کونسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف ناہان کے خاقان کی چڑھائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمبریا سے لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھ قیدی ہوے بعد ازان سلا جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہوگیا اور مارئیس اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو سنہ ۸۶ پیشتر عیسی کے مرگیا
تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کیجاتی ہے

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے حال سنکر عش عش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت کے اوسکا لقب ملک روم مین (فتح مند شمشیر روم) تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ برطومنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شہر سرکیوز کو جو جزیرہ سسلیہ مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت اسباب کے لٹنے کے فاضل ارشمیدس اوس کے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مارا گیا نہایت رنج کھایا اور بعد اوسکے وہ ہنی بال سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا شبیہ

شبیہ میس مازیس



ہوا اور اوس لڑائی مین بیچ سنہ ۲۰۸ پیشتر حضرت عیسیٰ کے مارا گیا
اور دشمن اوسکو بڑی شان و شوکت سے دفن کیا ۞ تصویر مارسلس
کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے ۞



ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم مین گذرا ہے ۲۳۵ء
پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا
اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر
جائے لڑائیون مین اوسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے
ملک ہسپانیہ مین اوسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار سوارون
کو شکست کامل دی اور بعد ازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی
کی اور فتوحات نمایان کر کے ملک فتح کیے بعد ازان اوسنے مشہور
نامور ہنی بل کو مقام زاما مین شکست دی اور اوسکو تابعدار
رومیون کا کیا اور بعد ازان وہ نزدیک دریاے فرات اور
دجلہ بغداد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبری مین پہونچا تو وہ
نا احسان مندی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کمپینا کو چلا گیا اور
وہان اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت اور
گفتگو حکمایان اور فاضلون مین رہا اور درجہ اخیر کو ۱۸۳ء پیشتر
حضرت عیسیٰ کے اس سرای ناپایدار سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر
طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط + تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے
مین درج کتاب ہوتی ہے

شبیه سیفن



ذکر فلمینس کا

یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہے یہ شخص ۲۳۸ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکشی ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ مین لڑا اور ملک ایران مین جو کہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کر کے بلوۂ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلاً کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی۞

ابیات

همیشہ فتح تھی نمایان وہان ۔ جدہر کو گیا لیکے تیغ و سنان
یہ کہتا ہے تاریخ دان روزگار ۔ وہ ایک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت و توان تھا عجب پہلوان ۔ دلیر و جہان گیر کشور ستان
قوی بازو و سخت تھا اور زورمند ۔ تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر اور وضع دلفریب رکھتا تھا ناظرین کتاب پر اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہو جاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا تخمیناً ۲۷۳ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ موخورون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط۔ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے

شبیه قلیبنس



حال السیبیدس کا

یہ گردییل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۴۵۰ ع
پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی
کتابون مین درج کرتے ہین کہ یہ ایسا شخص جہان مین پیدا ہوا تھا کہ اوسکو
سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتاے روزگار تھا کہ اگر رستم اور
روئین تن اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار
نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت
مین رستم عہد گذرا ہے خوبصورتی اور حسن اور چال ڈھال اور خط وخال
چہرہ کے ایسے تھے کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے تھے
سسرو فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ
لکھا ہے کاش اگر مین بھی فصیح ہوتا تو ٹھیک اوسکے حالات خوب لکھتا
السبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اوسنے تربیت
پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار مین بھی اوس
فاضل متبحر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیون مین اپنا فن سپہ گری ظاہر
کیا یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے سکندر شاہ یونان کو شکست دی
لیکن اوسکے ہموطنون نے اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ بادشاہ
ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے
معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ ع پیشتر حضرت عیسی کے
اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگادی اور جب وہ جان بچانے کیلئے
بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط یہ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے

شبیہ اسپیدس



ذکر ملطیدے کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ و شیر افگن شہر اسینہ دار الخلافہ ولایت یونان
مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب دارا ب اول
شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کے
جو کہ ۴۹۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار
فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب
وہ سرکش جزائر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ
فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ اسینہ کو چلا آیا اور بسبب اس
قصور کے نا احسان مندیونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین
بعد حصول مصائب اور آفات شدیدہ کے ۴۸۹ پیشتر حضرت عیسی کے
مرگیا اگرچہ اوسنے اور بہت جاے کارمردانگی کے ظاہر کیے لیکن
مختصراً ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بہ سبب قلت
جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے

حال تھمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ ایک
عظام خاندانی ۵۱۴ پہلے حضرت عیسی کے شہر اسینہ مین پیدا ہوا
تھا جبکہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بہ سبب اس
فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جاندادا اور اسباب موروثی چھن گیا جبکہ
تھمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اسکو اس بدنامی سے نہایت شرمندگی اور ندامت

شبیه سعدی



ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایاں کرسکے جن سے شان
ہو اور ملک کی بہترائی ہو تو البتہ اوس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے
چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست
ہوجاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ اوسکو حکومت لڑائی کی
برخلاف باشندونکو رغیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح انجام ہوئی
اور اوسنے سمندری چورون کو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی
جبکہ اردشیر شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر
اسینہ کو مسمار کردیا اور اچھے اچھے برگنون یونان کو تہ و بالا کردیا اور
نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ ایران نے فتح پائی اور اس
نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون کے نام سے لرزان
تھین لیکن خدا کی عنایت سے تھمسطوکلی اس زمانہ مین ایسا بہادر
اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین فوج
قلیل سے شاہ ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو
بھاگ گیا ؛ لیکن بعد ازان اوس پر نااحسان مند یونانیون نے الزام
لگائے اور وہ یونان سے طرف ایران کے چلا گیا اور وہان کے
بادشاہون نے بہ سبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی کے اوس پر
بہت مہربانی کی اور تین گانونکا خراج اوسکے گذارہ کے مدخرچ
مقرر کیا آخر کو ۴۶۴ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسنے خود اپنے
تئین ہلاک کیا فقط ؛ تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے ؛

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبیہ بطلمو کی



سب پر روشن ہے کہ زمانہ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور دانائی
کی کان تھا زمانۂ سابق مین درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے
ایک نہایت بڑا افاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے جسکے اوصاف
سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص سنہ ۴۶۹ پہلے
پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے شہر ایتھنہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے پیدا
ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے اپنے باپ کے پیشہ تجارت کو بہت
چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم اور فنون ہر طرح
کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلوں یونان کی اختیار کی اوس
تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے
ہر طرح کے علم مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم مچ گئی
سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار تورہ ایک قسم کا سکہ ہے دے گیا
تھا لیکن اوس نیک مرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دے دیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانائی اوسکا
خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ حکیم کچھ مانگے اوس
مین اوسکو کچھ دوان لیکن اوسنے لینے سے انکار محض کیا پرانے مورخ
بیان کرتے ہین کہ سواے علم فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی کہ
استقلال بدرجۂ کمال رکھتا تھا ؛ کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا بری بات
سے اوسکو رنج نہین ہوتا تھا ؛ فاضل سنیکا بیان کرتا ہے کہ اوائل عمر مین
اوسکو یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس
کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ کا ذکر کرتے ہین کہ ایک
کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا ازبسکہ حکیم [illegible]

تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آئی تھی ❊ اس عاقل کے سبب سے بڑی قوم
یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہونچے اور لوگ توہمات اور گمراہی سے
نکلکر راہ پر آوین اور اخلاق درست ہووین اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا جاے
درس نہین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلا بروقت اجتماع حاکمان عدالت
کے بروقت مجمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور
زہر نوش کیا اوسوقت تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگونکو کی اور کوشش
واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا اور ایسی خدمت اپنے ملک کے ترتیب دینے
مین کی کہ کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون اس فاضل کا بہت بڑا اور
ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت ایسی ہے کہ ہر ایک دور ونزدیک
ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثناخوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد رشید دون مین سے
تھا ❊ افلاطون بروقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر و سپاس
قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے
رب العالمین مین تیرا بڑا شکرگزار ہون کہ تونے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی
اور مجکو یونان مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم
حاصل کرتا ❊ اور سوم یہ کہ مین اس بات کا بہت احسان مانتا ہون کہ
تونے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اس عالم اور ہمدان کی
قدمبوسی سے فیضیاب ہوکر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا ❊ ایک روز
کا ذکر ہے کہ السیبدس سردار اتیکا یہ شیخی کر رہا تھا کہ مین بڑی دولت اور
ملک اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا
کہ اے السیبدس ذرا ادھر آؤ اور نقشہ روے زمین کا
ملاحظہ کر اور بتا کہ تیرا ملک اتیکا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

دیکھا آنکھیں کھل گئیں اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے
یہ ملک ایک نہایت چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کسواسطے
تو شیخی کرتا ہے اور اے عزیز دیکھ کیسے کیسے بڑے بڑے ملک روی زمین پر
واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا حقیقت ہے اور یونان
کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس فرنگستان سامنے
تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسواسطے اے عزیز شیخی کرنی کسی بات
کی نہایت بری ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات پاک ہے کہ اوسنے مدام
سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہے تھوڑے عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم
سقراط کو اوسکی ستر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگا کہ یہ جوانان شہر ایتھنہ
کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنون نے
اوسکی نقلین تماشہ گاہ مین کرنی شروع کین جبکہ سسندر شہر ایتھنہ پر
قابض تھا اوسوقت میلٹس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی موت
کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دیوتاؤن
یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان ایتھنہ کی
رائین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوسکے
دوستون سے نے سنے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاؤ حکیم مذکور کے تیار
ہوئے اور لیسیس نے جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا
اوسکے بچاؤ مین بہت کچھ لکھا اور جب کہ سقراط خود منصفان عدالت کے
روبرو گیا اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے اپنے حق مین کلام
کیے اور جو سچ سچ اصل حقیقت تھی بے کم وکاست بیان کی اوسنے روبرو
منصفان عدالت کے کوئی عاجزی نکی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفون

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر رحم فرماوین افلاطون نے
سقراط کے اظہارات کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے کیے
تھے جمع کر لیے اور وہ کتاب ایک نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور جسکا
نام عذرات سقراط ہے ؛ اوسمین سے تھوڑی گفتگو سقراط کی ہم بھی
لکھتے ہین ؛ اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ؛ (قولہ) میرے
تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رایون باشندون
اور جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہے اے باشندگان اسینہ مین
نے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا اور مین نے کب تمسے کچھ لیکر
علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون ؛ جو میری
راے مین آتا ہے وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو
چاہے مجھسے تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت
کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک ہوا چاہتا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر
پر توجہ رہی ہے کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جزدی دولت اس جہان پر بہت خیال
نکرین اور یہ ظاہر ہے کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی
سے دولت دستیاب ہو سکتی ہے ؛ اگر ایسی نصیحت کرنے مین کچھ میری خطا ہے
تو اے عزیزون اور اے باشندون اسینہ کے بیشک مین گنہگار ہون ؛ اے
باشندگان اسینہ جو تمہاری جی مین آوے سو ہی سبب اور گنہگار و لیکن
مین اپنی طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین اس
امر نیک کو جسکو خدا نے بخشا ہے اور اجازت دی ہے کہ مین اپنے ہم وطنون کی
تربیت کرون کبھی نہین چھوڑونگا اور تمہارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ

اور مطالعہ علوم اور تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول ہون کبھی اجتناب
نکرونگا مین اللہ تعالی کے حکم کی بہ نسبت تمھارے حکم کی زیادہ تابعداری اور
فرمانبرداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے جب تم میرے سامنے
آؤگے مین تمکو نصیحت کرونگا کہ اے میرے دوستون اور باشندون شہر
اثینہ کے جوکہ نہایت مشہور شہر یونان اور پردہ زمین پر ہے کہ کیا تم سوا
حاصل کرنے دولت اور شان اور درجہ واہیات خوشیون اس ناپایدار دنیا
کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے + میرے تئین واسطے
میری کمینی عزم اور خوف کے بہت لعنت ہوئی ہے لیکن میری دانست مین
اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمھارے بخوبی
روشن کر دی ہے + مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے
جو مین بہت صفائی اور سچاپن سے بیان کر رہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین
القصہ ای لوگون اب مین نہایت تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس
حالت بیکسی مین اون لوگونکی پیروی نکرونگا جو اپنے بچون اور دوستون اور
رشتہ دارونکو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کے لاتے ہین
اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اوسمین کچھ
میری شیخی یا مغروریت نہین پائی جاتی ہے بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمھاری
اور تمھارے ملک کی شان ہے + علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن
کرنے سے میری شہرت ہوگی ہمکو یہ اجازت نہین ہے کہ منصف کی عاجزی
کرین اور بخشوالین کسو واسطے کہ منصف واسطے منصفی کے اجلاس کرتا ہے
نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے منصف لوگ بروقت مقرری عہدہ کے اس
بات کی قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جس کسیکو ہم چاہین گے بے سزا

چھوڑ دینگے بلکہ از روے انصاف کے کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو
اپنی راے مین گنہگار ثابت کیا ہے تمکو اختیار ہے کہ مجکو سزا دینے مین تساہل
مکرو ؛ اے صاحبون مجھ سے اس بات کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف لزوم
ہونے کے جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو رد کردون اور تمسے اونکی
بُرے ہونے کی رجوع لاؤن اب جو مین تمہاری عاجزی کرون اور یہ کہون
کہ مجھے سزا دینے سے درگذر دو تو مین گویا تمہاری قسم نصفی کو تڑواتا ہے اور
اس سے یہ ثابت ہوجایگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون
مجکو یقین خدا کے وجود کا ہے اور اوسپر اعتبار اور بھروسا حقیقی نصفی کا
رکھتا ہون ؛ پس اب جو تمہارے مزاج مین بہتر آدے سو میرے واسطے
تجویز کرو فقط ؛ اس طرح حکیم سقراط نے نذرجی سے کہ وہ صاف اور بیگناہ
تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا کیا
کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد چاہا کرتے ہین اگر
سقراط بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا تو شاید ہے
کہ رہائی ہوجاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسو منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن سقراط
نے اوسکو قبول نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہون گا
تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرین گے اس انکار نے اونکو بہت
خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مرجاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا ؛

(قوله) بہت بہتر ہے مین جاتا ہون اور تمہارے حکم کی تعمیل کرونگا
کسواسطے کہ یہی میری قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون ردّ

کرسکتا ہے اور مجھ سے توقع مت کرو کہ مین کبھی بھی طریقہ چاپلوسی کا ختیار کرون کسواسطے کہ بروقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو اور بروقت لڑائی کے بہادر کو کمینے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی کرنی چاہیے فقط جب کہ ایسولودورس اوسکے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج کیا تو سقراط نے کہا کہ اے عزیز توکسواسطے رنج کرتا ہے کہ کیا مین گنہگار مرتا ہون جو میرے واسطے اتنا ماتم کرتا ہے اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میرے دشمن میری زندگی اور اسباب اور تندرستی مجھ سے لے سکتے ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی دل کا جسکا عوض میرا پروردگار مجھکو ضرور دے گا کون مجھسے چھین پا لے سکتا ہے ✤ جبکہ اُس حکم دربر فتوی مرجانے کا گذرا اور قید خانہ مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک یہ حکیم قید رہا اور اوسنے کچھ خیال اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون اور شاگردون کے اس ایام تکلیف مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف مین کرتا رہا ✤ ✤ ✤ کریطو لکھتا ہے کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت امن اور استقلال سے سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس خدا پرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو جبکہ اوسنے جان بحق سوپنی وارد عدالتخانہ سنے اور کریطو نے فہمایش اس حکیم کو کی کہ آپ یہان سے تسلی کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا اور کہا کہ اے بیوقوف کوئی ایسی بھی جگہ ہے کہ جہان مین موت سے بالکل بچا رہونگا اگر کوئی ایسی جگہ ہو تو مجھے چھپا کر لے چلو ہرچند اوسکو اوسکے شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے ہرگز قبول نکیا

اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا

(قولہ) اے میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جا موجود ہے
اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا
تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جسمین
برخلافی رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی چاہیین تو خوب جانتا
ہے کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے لیکن جس کمبخت پر کہ
اوسکی نظر قہر ہو گی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہے اب تا کوئی
گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش
ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تمام
شاگرد اور دوست سقراط کے سوائے حکیم افلاطون کے بت بیمار
تھا جیل خانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی
سقراط کے پیرون مین سے اوتار لیگئی ہے اور پاس اوسکے جورو زنیطی
اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہے اور زنیطی اوسکی جورو بر وقت دیکھنے
اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب
اور رنج کھا کر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہو کر چلائی
(قولہا) اے میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست آئے ہین
جو کہ اخیر وقت ہی تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین
سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی
اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش
کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف
کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح الانسان کی بعد موت کے فنا نہو

اور یہ بات نصعت یعنی اللہ تعالیٰ شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا
اے میرے دوستو اگر روح انسان کی فنا ہوگی تو گنہگارون کو جو کہ ہر طرح
برائی کرتے ہین اور قانون خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا اور
اے عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی تمام زندگی اوسکی بندگی اور
فرمان برداری مین گذاری ہے اور اپنے نفس کو مار کر بعض خوشیون دنیوی
پر خیال نہین کیا ہے اور اوسکے احکام بجالانے مین ایک قدم باہر نہ
رکھا ہے اونکو اون کی محنتون کے واسطے کون انعام دیگا اگر روح انسان
فنا ہے تو لوگون نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب اے میرے پیارو تم اس
بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان فنا نہوگی اور بد آدمی اپنے کار بد کی سزا
پاوینگے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا خدا بخشیگا اور جو نیک
خداپرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین بر آوینگی
اب تمکو یہ لازم ہے کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور
خیال کرو کہ جو نیک ہین وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے کیسی کیسی
اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام حوادث دنیوی سے محفوظ
ہین اور اونکا دل ترہے ۔ بعد ازان کریطو نے پوچھا کہ آپ بتایئے کہ
آپ کے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اونسے جواب دیا کہ ای
کریطو اونکا خدا نگہبان ہے وہ چاہے گا جسطرح مدارات کریگا بعد ازان
پھر کریطو نے پوچھا کہ آپکو ہم لوگ دفن کیونکر کرین ۔ جواب دیا کہ اے
عزیزو میری روح دربار پروردگار مین درجہ خدمتی کا پاویگی یہ جسم
جو کہ اصل مین خاک ہے چاہو جسطرح خاک مین ملادینا ۔ بعد ازان
اوسکے بچون اوسکے سامنے لائے گئے جنمین سے دو بہت

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کرکر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر
ہوئے اور کہا کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اس جگہ کے آپہنچا
فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا لے آؤ اور نہایت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا
یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا اور جب اونسے سب زہر
نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے رنج
کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض ہونسکے
اور بے تحاشہ آہ وزاری و نالہ و فریاد کرنے لگے ایپولودرس نے
اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضرین تھے اونکے دل پر نہایت اثر ہوا
لیکن خدا پرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز کیے گیا
اور اوسوقت یہ کلام کیے +

(قولہ) اے عزیزو ان تمکو کیا ہو گیا اور تمھاری نیکی کہاں گئی مینے عورتون
کو صرف اسیواسطے یہاں سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز
رہین مین تمھاری عاجزی کرتا ہون کہ تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے
دلمین جگہ دو بس اس کلام نے اونکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ مین ادھر
اودھر چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی
کرنے لگا اور اخیر کو بیخبر ہو گیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے
گلگشت روضہ رضوان کے پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریٹونے
اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کردین اسطرح یہ نہایت مؤدب
اور فاضل اور حکیم اور خدا پرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات پائی
افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے رو دیئے نہین

رہا جاتا ہے ۔ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام میگارہ مین اقلیدس کے
گھر دشمنون سقراط سے خوف کھا کر بھاگ گئے ۔ یوریپیدس نے باشندگان
شہر اسینہ کو نہایت لعنت ملامت و اسکے مارڈالنے ایسے نہایت اچھے آدمی
کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے دنون سقراط کے جبکہ
اہل اسینہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتی رہے تو اونھون
نے اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چندروز تک سواے ذکر خیر سقراط کے
شہر اسینہ مین اور کچھ نہ سنا گیا تمام مدرسون اور کوچون اور بازارون مین
ذکر محبت انگیز سقراط بہت سنا گیا اور باشندے یہ کہنے لگے کہ سقراط نے
ہمارے بچون کو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سکھائے
اے افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا
اب اہل شہر اسینہ نہایت ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط
کے واسطے جو اب وہی لینے بیگناہ خون کے طلب ہوگئے اور مدرسے بند ہوگئے
اور تمام کار دنیوی چند روز کیواسطے معطل رہاہے اور ملیطس جسنے سقراط
کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم
ثابت کیا تھا جلاوطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی اونمین
سے باقی بھی رہے تو اونسے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے
لگے اور جس حمام مین وہ نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہ کیا جاتا
نہانہ سمجھتا تا حتی کہ یہانتک اون لوگون نے اپنے تئین خود مارڈالا اب
باشندگان اہل اسینہ کے صرف اسی بات سے کہ سقراط کے الزام لگانیوالون کو
سے عوض لینے پر اکتفی نہوئے بلکہ ایک ہیکل کا بت اوسکا بنوایا اور ایک سوالہ
بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم سقراط



حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا شہر
کا تھا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ
مین چار سو تیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا کہتے
ہین کہ افلاطون بادشاہ کودرس کے کہ اخیر بادشاہ اسینہ کا تھا اولاد
مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی
وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنے چند روز
مین سیکھہ لیا جب افلاطون کی بیس برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے
اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع
کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوسپر عمل کرتا ؛
سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھ
ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسے زندقی
الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے
اپنے اوستاد کے بچاد مین کچھ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے
تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے ندیا ؛
واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے
اور مختلف ملکون مین جا کر وہان کے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی
اور اوسنے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور
شاگردون حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اوسنے مسئلے اس حکیم
حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھ علم ہندسہ اور ہیئت مین حاصل کیا بعد ازان

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش
پرستونکا تھا اوسکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا
تاکہ ادہر کے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاوے لیکن ازبسکہ اون دنون مین
ملکون مشرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہو رہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل مین
نہین لاسکا ٭ بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور
شہر اثینہ مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسئلون اور علوم حکمیہ کو
سکھانا شروع کیا یہ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے
مدرسہ کے دروازہ پر لکھ کر لگا دیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نجانتا ہو وہ اس
گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر امیرون اور بڑے آدمیون
کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پاکر
سیکھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے
تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین
سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف
لیگیا لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوب گو کوئی شخص ہو وے پھر بھی
اوسکا حسد بعض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے
لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے
کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہو رہتا بڑا
مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین ایسی
ہین کہ وے ایک دوسرے پر موقوف نہین اور اون سے عالم بنا
بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے وہ ہے جس سے ہر شے

بنی ہوئی ہے اور اوسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسنے ہر شے
عالم مین بنائی ہے اور وہ خدا ہے افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے عالم
کو اوس مادہ سے بنایا ہے جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود
تھا اور مادہ کی وہ یہ تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ اوس مین
کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہے لیکن کوئی شکل یا صفت کی
حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہے پس موافق اس حکیم کے
عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو مصالح
سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو کاریگر سے جسنے یہ
عمارت کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا یہ تھا
کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور خدا نے اوسے
نہین پیدا کیا ہے ✤ افلاطون ذات خدا تعالیٰ کی تعریف یون کرتا ہے
کہ وہ عقل اعظم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا شروع ہے اور نہ
انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آ سکتے ہین اور
اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آ سکتا ہے ✤ ایسے ایسے قول اِس
حکیم یونانی کے کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیدون شہر دہلی
مین بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر لندن مین اور پیرس مین وہ جانا گیا
ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر کرتا رہتا تھا وہ
بوڑھاپے تک صحیح وسالم رہا اور اوسکے اعضا درست رہے اور اوسنے
سیدان حاصل کیا ✤ اور بعد ازان اوسنے وفات پائی ۵
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شبیہ حکیم افلاطون



حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین
ضلع سفد ونیہ مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ
کے باپ اس حکیم کا طبابت کرتا تھا ارسطو کے ماں باپ اوسکو طفولیت
مین چھوڑ کر مرگئے اور اس سبب سے عمر اوائل کو لہو لعب مین صرف
کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ کر مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج
مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا
پس اس علاقہ کو چھوڑ کر شہر ایتھنز مین کہ دار الخلافہ یونان کا ہے آیا اور
حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے شاگردی افلاطون کی
اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے اوسنے
۲۰ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
تھے اون سب سے وہ سبقت لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر
رومی کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے اتالیق
بنایا آٹھ برس کے عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے
اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق اور فروع علم کے اس سبب
سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے فیلقوس اوسکی بہت
خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانون مین لگا دیا
اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا
تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا جو دہ برس تک ارسطو شہر
ایتھنز مین رہا اور جو جو کتابین اور اشیاء واسطے تحقیقات علوم

حکمیہ کے ضرور ہیں اونھین ہم پہونچا کر دریافت کرنے مسائل حکمیہ کے
مین معروف رہا بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت
اوسکی شان اور شوکت کی تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام ہوا
کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات کرتا تھا جب سکندر مرگیا
تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور مکارون کے شہر ایتھنہ کو چھوڑ کر
بھاگ گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندے شہر
ایتھنہ کے پھر وہ گناہ کرین جو اونھون نے سقراط کے مارڈالنے مین کیا تھا
بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی علاوہ رسالون کے حکمت مین ارسطو
نے قریب ۴۰۰ رسالہ اونکے شاعری مین اور فصاحت و بلاغت مین و
قوانین مین اور اور فرع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کے حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین کبھی
مشہور نہ کریو اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو یہ کتابین
سپرد کین اور اس شخص نے اونھین ایک جا زمین مین دفن کیا بخوف
بادشاہ ملک سپرگیمس کے کہ جو اونکی تلاش مین بہت تھا اور ارسطو سے پہلے
کتابین ۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہین بعد چند مدت کے ایک امیر ایتھنہ
کے نے ان سب کتابونکو خرید لیا اور جب سلا جو ایک بڑا سردار روم کا
کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابون کو لیا اور اوسوقت سے رواج
حکمت یونانی کا ملک روم کبری مین ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات
پر بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً بوعلی سینا اور اور
حکیمون فرنگستان کے نے اور جو مسئلے غلط ہین اونھین بھی
باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین ✤

حال عمدۃ الحکماء دیمقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدار امین جو کہ ملک تھریس مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور شہر مذکور شمال مین یونان کے ہے یہ حکیم دنیا سے علیحدہ ہو کر ایک باغ مین تنہائی مین واسطے تحصیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد تھوڑے دنون کے اوسنے اپنی دونون آنکھین پھوڑ ڈالین تاکہ کسی اور طرف خیال نہ بیٹھے اور صرف بیچ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفہ کے کیا کرے یونان کے لوگون نے اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو جنون ہو گیا ہے اور اسیواسطے افضل الاطباء طبیب اول حکیم بقراط سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اوسکے دشمنون کو بھی بیماری جنون کی نہین ہے اور دیمقراطیس بہت اچھا ہے دیمقراطیس سوائے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عاقل بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے کہا کہ مین شاہزادی کو زندہ کردونگا اگر تو تین شخص کو جہان مین سے تلاش کرکر ایسے بتلادے کہ اونپر کبھی مصیبت اور رنجمنتی نہ آئی ہو چنانچہ دارا نے ہرچند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہین پتا نہ لگا پھر دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ کچھ تجھپر ہی مصیبت نئی نہین آئی ہے بلکہ تمام جہان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے اسیواسطے تو اتنا رنج کیون کرتا ہے ❊ دیمقراطیس اپنے شاگردون کو سکھایا کرتا تھا کہ روح انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہے

اسیواسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا ہر چند کہ شب کو
اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دلکو
ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہوکر سنہ ۱۶۳ پیشتر سنہ
عیسوی کے مرگیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی
سب باعث گذرنے زمانۂ قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہین فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک
یونان کے واقع ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدایش
حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہین علم طبابت کا اوسی سے
بھی نکلا ہے اور اسمین شک نہین کسواسطے کہ گو یہ بات سچ ہے کہ کچھ
نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین لیکن
یہ حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین
پائی جاتی ہے لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور
اسکی تحقیقات مین نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو
موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے + عہد اس حکیم کے سے طبابت
ایک علیحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن ازبسکہ یہ حکیم
علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین
علم حکمت مین لکھکر یہ مشہور کردیا کہ اونہین بقراط نے تصنیف کیا ہے تاکہ
اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی کرین اور
اونھین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے بہت

بہت شک پڑتا ہے کہ ایا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے
حقیقت مین اوسکی کہی ہوئی ہے یا نہین اوسکی شہرت ملک یونان
مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن وہ
وہان نہین گیا اور سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا کہ وبا
مذکور شہر اسینہ مین بھی آئے گی پس واسطے دفع اس وبا کے اوسنے
بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین
ایک بڑا حکیم تھا سوا اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے
مختلف فروع علوم مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ مین ایک بڑا
حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین موجود تھا اور اسنے بہت
کچھ در باب مسئلہ خلا اور اجزاے مادی کے لکھا ہے دیمقراطیس اسقدر
مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا وہان
کے لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہوگیا چنانچہ اونھون نے حکیم
بقراط کو کہ اوس زمانہ مین بادشاہ طبیبونکا تھا اس بات سے مطلع
کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے طلب کیا پس یہ وہان گیا
اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم اور حکمت
سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسیواسطے
بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اوس
شہر کے آدمیون سے جہان دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس
تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس شہر کے ہین وے
سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے مین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور چونکہ
ان دنون بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے
اوسے طلب کیا اور بموجب اس طلب کے حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا اور شاہزادہ
کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہین ہے بلکہ عشق کی بیماری ہے اور یہ
بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادیکا یعنی اسکندر رومی
مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا
اسکندر رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہو گیا
بقراط نے بیماریون کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اور اوسکی راے مین
دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے چنانچہ اوسنے کئی کتابین
درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور تشخیصون
کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور شرح
سے حال علامات بیماریون کا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے وہ
بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم کی راے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شئے
طبع ہے کہ وہ خودبخود بغیر مدد طبیب کے یا کسی علاج کے بیماریون کی تدارک
مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے قوا ے
ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین اور جو
طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بجالاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت
وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین ایک جا بقراط کہتا ہے اور طبع وہ شئ
ہے کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیاء کھانے وغیرہ مین بڑے ہین اونکو
اچھے جزون سے علحدہ کرتی ہے اور برے برے کو جسم مین سے خارج کرتی ہے

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے بچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور بقول بعضے ایک سو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اوسے ابقراط سے مشابہ کرتے ہین

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکماء اور فاضلون کے سبب آدمیون کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہو جائین اور اسبات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکماء کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھین گے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا ✤ یہ حکیم بوعلی سینا ہے کہ حکماے عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کر لی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس بات مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہوگیا اسی عہد مین ایک شخص نامی

ابو عبداللہ رہتے تھے اسلام شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا اور اس شخص کی بڑی ہی شہرت تھی بو علی سینا نے اس فاضل کی شاگردی منظور کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد مدرسون مین نہین ہو سکتا ہے اوس اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور چند روز مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کر لیا وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چھ اول شکلین اقلیدس کی پڑھ کے اوسنے اخیر شکل تک معلوم کر لی اور سارے اقلیدس کو اپنے حافظہ مین رکھ لیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ نہیں دیتا تو وہ بیمارون کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا خوب علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین تحصیل کرلین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کرلین تحصیل علوم مین وہ اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جس وقت اوسپر نیند غلبہ کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار ہوکر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی اوس وقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مندرج ہون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلدون مین لکھوائی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی تھی تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ بوقت بیمار ہونے کے اوسکے ہاتھ سے

علاج اونکا کیا جاوے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ بنام والی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بو علی سینا کو ہمارے پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہین اونکو کسیطرح کی پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین اور اونکو ذرا سا بھی غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے بو علی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین نلایا اور دلی جارجیا کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا علاج کیا لاکن فائدہ نہوا جب بو علی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ بسبب نہانی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کر سکتا تھا جب یہ بات معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانون محل کا نام شاہزادے کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی اور بیانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہے اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ کے آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور بیان سے یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بو علی سینا نے کہا کہ سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کر سکتا ہی یہی بات عمل مین آئی اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہو گیا اور والی جارجیا نے اس کفایت پر حکیم بہت انعام و اکرام بخشا یہان سے بو علی سینا پاس ایک اور بادشاہ

خاندان بور دمین سے تھا گیا اور یہ بادشاہ اوس سے بیانتک خوش ہوا
کہ اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبۂ عالی کو اوسنے چند روز ہی رکھا کیونکہ
اسقدر عیش و عشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا ملازم
اوس سے خفا ہوگیا ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے یہ کہتا ہے کہ گو
بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوسکے درست
نہوئے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ بد پرہیزی
بری ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شے ہین اور جسوقت
کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرحکا غصہ اور افسوس
آتا ہے غصہ تو اسواسطے کہ گویہ شخص برائی ایک شے کی سے آگاہ ہے
پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہے اور افسوس اسواسطے کہ ایسے
فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف
کرنیکو دل چاہے ایسی بری باتین بھی پائی جائین جو جاہلون مین بھی کم ہوتی
ہین ٭ القصہ بسبب بہت سی بد پرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک بیماری
سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے ۱۰۳۶ سنہ عیسوی مین بیچ عمر اٹھاون
برس کے مقام ہمدان مین مرگیا ٭ بوعلی سینا نے اتنی کتابین علوم مختلفہ
مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جاے لکھین تو اسین اونکے
واسطے اتنی جاے ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جاے
باقی نرہیگی اور اسیواسطے اس جاے ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق
اور طبابت اور مابعد الطبیعیات اور الٰہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ
مین لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایکدن مین
پچاس صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہے بہت سی باتین عجیب و غریب درباب حالات اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم عبا سینیا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہے کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داؤد کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا او مین یہی پایا کہ تاریخ پیدایش وفات اور جاے مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہے کہ کوئی تاریخ کسی باب مین درباب فاضل کے نہین لکھی ✤ ✤ ✤

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد ایشیا سشرقی قسطنطینہ سے ہے پیشوا طبیبون کا ہے اپنے زمانہ مین تصنیف کرنے والا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہے اور جالینوس نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سو تالیف سے ہے اسنے بہت شہرون مین سفر کیا ایک اونمین سے مصر قبرص کیون ہے جہانکہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ رومیہ

دو بار گیا اور انطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور
تمام علوم ریاضی مین ستر برس کی عمر مین فائق ہوا اور راو سپر کسی نے علم
تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین ستر مقالہ کی اوسنے کتاب
تالیف کی ہے اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوس سے
دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مرگیا؛
نام جالینوس کے کتب اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہے؛
کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ؛ کتاب الصناعت یعنی کاریگری
کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ؛ کتاب نبض کے عالمین نقل کیا
حنین نے ایک مقالہ؛ کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفاء امراضون
کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ؛ کتاب المقالات الخمس نقل کیا
حنین نے تشریح مین؛ کتاب اسطقسات یعنی اصول کی نقل کیا
حنین نے ایک مقالہ؛ کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ؛
کتاب طبیعت کی قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے؛ کتاب العلل
والاعراض نقل کیے حنین نے چھ مقالہ؛ پہچان باطنی علتون کی
نقل کیے حنین نے چھ مقالے؛ کتاب بڑی نبض کی نقل کیے جیش نے
سولہ مقالے؛ اور وہ چار قسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
عربی مین؛ کتاب بحرانون کی نقل کیے حنین نے دو مقالے؛ کتاب بحران کی
دنو کی نقل کیے حنین نے تین مقالے؛ کتاب حیلۃ البرء وہ مقالے نقل کیا اونکو
جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھ مقالے اول کے اور آٹھ مقالے آخر
کے محمد بن موسیٰ؛ کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کی نقل کیے جیش نے چھ مقالے؛
کتاب التشریح الکبیر سے جیاس تھا نقل کیے جیش نے؛ کتاب اختلاف التشریح کی نقل کیے

جیش نے دو مقالے ؛ کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے ؛ کتاب
بقراط کی علم تشریح مین نقل کیے جیش نے پانچ مقالے ؛ کتاب ارسطو کے
علم کی تشریح مین نقل کیے جیش نے تین مقالہ ؛ کتاب تشریح رحم کی نقل
کیا جیش نے ایک مقالہ عربی مین ؛ کتاب سینہ اور پھیپھڑے کے حرکات مین نقل
کیا اصطفن بن باسل نے عربی مین اور اصلاح حنین کی تین مقالو نپر ہے ؛
کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین کی دو مقالون
پر ہے ؛ کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر ہے ؛ کتاب آواز کی نقل کیے حنین نے عربی مین
چار مقالہ ؛ کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ ؛ کتاب حرکت مجہول کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ ؛ کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ ؛ کتاب بقراط اور افلاطون
کی رایون کی نقل کیے جیش نے دس مقالہ ؛ کتاب اعضاء کی فوائد کی نقل
کیے جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے سترہ مقالے ؛ کتاب بدن کی
تاریخی کی نقل کیے حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب افضل الہیات نقل کیا حنین نے
سریانی اور عربی مین ایک مقالہ ؛ کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ ؛ کتاب بڑی حکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا ؛ کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے ؛ کتاب درمونکی ابراہیم بن الصلت نے
اسکے ایک مقالے کا ترجمہ کیا ؛ کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے ؛ کتاب بچہ کہ ستوانسے
بچہ پیدا ہونکی حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا ؛ کتاب خلط سوداء کی اصطفن نے

اسکا ایک مقالہ نقل کیا کتاب بعد البحرین نقل کیے حنین سنے تین مقالے ؂ کتاب
تقدمۃ المعرفۃ نقل کیا عیسیٰ ابن یحیٰی سنے ایک مقالہ ؂ کتاب لاغری یعنی
دبلے ہونیکے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؂ کتاب عضو کے حال
مین نقل کیا عیسیٰ ابن یحیٰی سنے ایک مقالہ لوسیادس کا ترجمہ کیا اصطفن سنے
کتاب بچہ کی مفاصت مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی
اور عربی مین ایک مقالہ ؂ کتاب علق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
کتاب اعضا کے قوتون کی نقل کیے حنین سنے تین مقالے ؂ کتاب بقراط
کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؂ کتاب ادویات
کے جو مقابل ہیں امراض کے نقل کیے عیسیٰ ابن یحیٰی نے دو مقالے ؂
کتاب ہاضمہ جگر کے بیان مین نقل کیا ثابت اور شلی او حبیش نے عربی
مین ایک مقالہ ؂ کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے حبیش الاعسم نے سترہ مقالے
کتاب التریاق الی قیصر نقل کیا یحیٰی بن بطریق سنے ایک مقالہ ؂ کتاب اس
باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے ؂ کتاب محنت
کشی کے ساتھ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ ؂ کتاب بقراط
کی کتب صحیحہ کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؂ کتاب محنت طبیب
کی نقل کیا حنین سنے ایک مقالہ ؂ کتاب آرا کے عقائد کی نقل کیا ثابت
نے ایک مقالہ ؂ کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچھ موجود ہے ؂ کتاب
تعریف المعیوبۃ ترجمہ توما کا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ ہے ؂ کتاب اخلاق
یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے ؂ کتاب اوسکی جو ذکر
کیا ہے افلاطون سنے طیماوس مین اوسمین سے بیس مقالے موجود ہین
نقل کیے ہین حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے ؂ کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول ہنین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین سنے ایک مقالہ
کتاب اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل
کیا حبیش نے ایک مقالہ اور مین سے ہم دیکھا ہے جالینوس کی کتاب الفصد مین
اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور ہے اور یہ کتاب بڑی ہے رسالہ سے اوسکو
بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین اور اوسکو درست کیا اور اوسین
ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا صنعت اور علاج مین طبیب پر
واجب ہے ؀ ؀

حال حکیم کن فیوشش کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۰ پہلے حضرت عیسیٰ کے
ہوا ہے اور مانند زردشت اور حضرت موسیٰ کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا
اور لوگ چین کے اوسکا بڑا ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک کہ وہان کے
لوگ اوسکے نام کی ابتک تعظیم دیتے ہین لیکن چونکہ اوسوقت مین خاقان
چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ کے یہان
سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگونکو علم اخلاق کی نصیحتین
دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص بسبب
اپنی نیکی اور اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت
مشہور رہا ہے اکثر فرقہ مذہب کے موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین
مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین مین بھی موجود ہین اوسکے
عقائد مذہب کے یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فنا نہوگی اور
قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص اچھی روح

ہین اونکی عیادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزون کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہے اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شی ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہے اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اونمین مدد ہوئی ہے۔

حال دمستھنیز فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال خالی از لطف اور فائدہ کے نہین ہے حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے اور اوسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص رہنے اسینہ کا کہ دارالخلافہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی عمر مین اسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کے لیے اوسکی بچاپن مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے بہت سی اوسکے باپ کی دولت چھین لی اسکے مزاج مین شرم و حیا بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جی مین اس امر کی خواہش بہت تھی اوسنے مانند اور فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرلی چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچھ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام مدلل نکرسکا اور فاضلون کے روبرو خوف کیا اس واسطے اوسکی حقارت ہوئی اور مجبور ہوا بان سے چلا آیا راستہ مین اسکو ایک پیرسال شخص یونانی ملا اور اوس سے کہا کہ اے عزیز تو غمگین کیون ہے مین نے بھی تیری تقریر

سُنی تھی وہ بہت خوب تھی لیکن تجھ مین صرف یہ عجیب ہے کہ تو سامنے
مجلس کے گھبراجاتا اور ڈر جاتا ہے یہ سُنکر دستھنیز کو پھر ذرا دلاسا
ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر کی لیکن پھر بھی اوسکا کلام لوگون
کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر چلا اور راہ مین ایک اور
شخص جو اوسکا دوست تھا ملا اوسنے اوسکی بڑی تشفی کی اور دستھنیز
نیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب کے اسیوقت مجھے پڑھکر سنا
چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے دوست نے
بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے اداکیے کہ
دستھنیز پر اونکے سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا یقین
کلی ہوگیا کہ سواے دلائل اور خوبی عبارت کے اداکرنا یعنی بولنا کسی
عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور مشکل ہے
پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درستی
کلام اور موقوف حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی یعنی
اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو کے وہ حرکات جسمی یعنی ہاتھ پاؤن کی
حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہے کیا کرتا تھا اوسنے ایک تہ خانہ زیر زمین
بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا اور مشق تحصیل فصاحت
کلام مین نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام
دنیوی باتونکو چھوڑ دیا آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور وہ
نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اوسکے کہ فصاحت ایک طرح کا
جادو ہے وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر ہوتا
تھا جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دستھ نیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت سے
برخلاف فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس سے برہم ہوگئی اور
اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلقوس نے بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا
اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی
فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کرلیا لوگ اوس سے ڈرتے تھے
کہ ایسا نہو دستھ نیز کسیکے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلقوس نے رفتہ رفتہ
تمام یونان کو فتح کرلیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی
شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہوتا جیسے کہ اہل یونان نے
اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ کرادی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین
نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے ٭

[illegible]
[illegible]

اور اسکے معنی یہ ہین کہ اے دستھ نیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری
عقلمندی اور لیاقتون کے ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ یونان پر قابض
اور حکمران نہوتے ٭ بعد فیلقوس کے سکندر بادشاہ ہوا اوسوقت دستھ نیز
نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری شاہ مقدونیہ سے
برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر کے روبرو
کسی فصیح کی پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونانیون
نے اوسے بصلاح دستھ نیز کے ایک تاج موشدلن کا دیا اور بعد وفات
سکندر کے شاہ انیٹی پاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت یہ بسبب فصاحت
کلام کے دستھ نیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے خوف کیا لیکن انٹیلی پاٹر نی یعنی زور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستہ نیز کو
قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستھہ نیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زہر سے
ہلاک کیا ✢ اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت
اور مشقت سے باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل
باتین کرسکتا ہے اوسکو چاہیے کہ دستھہ نیز کا حال ملاحظہ کرے
اس شخص مین سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عیب اور تھے وہ بعض
الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت
ڈر جاتا تھا اور جب اوسنے استقلال سے محنت کرکر یہ عیب اپنے دور کیے
اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے ✢
تصویر اسکی بھی بسبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہے کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین
کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے
بزرگ خدا کے بندو نین سے گذرے ہین واضح ہو کہ سسرو فصیح روم کی
کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص عالی خاندان
تھا اور ابتدا عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبال مند ہونا نمایان
تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اسی
مطلب کیواسطے اوسنے پڑھے قانون وانون سے قولوا ور فلو سے
قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت
سے شروع کیا اور فصاحت کی بیان تک نوبت پہونچی کہ اوسنے

شبیہ مُستحسہ تمیز



ایک ملزم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص اندنون مین رومیہ کبری
مین بڑا اختیار والا تھا صاف اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا
دیا لیکن اس باعث سے سلاج اوسکا دشمن ہوگیا اور اس باعث سے
سسرو خوف کھاکر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو چلا گیا اور وہان اوسکو
اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا اسواسطے کہ اوس وقت مین جو کہ بڑے
بڑے فاضل آدمی یونان مین تھے اونسے اوسنے کمال محنت اور مشقت سے
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے اپنی
لیاقت سے علاقہ جلیلہ کو استرشپ کا بیچ جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا
اور وہان ایسے ایسے کام کیے کہ رعایا کے نزدیک ہردل عزیز ہوگیا اور
بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا + (واضح ہو کہ یہ نہایت
بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیطی
لاطن کے اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بہ سبب اپنی فصاحت کلام
کے اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ کی لیکن بباعث اوسکے دو
ہو جانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور بیاس
کلادیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہوگیا اور
اوسکو ایک دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلینس کے
ساتھ تسلونیکا کو چلا گیا لیکن بعد اوسکے چلے جانیکے رومی نادم ہوئے
اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو بے عزتی ہوئی تھی اوسکا [illegible]
عوض دیا اندنون مین قیصر اول رومیہ کبری اور پومپی اونکے رقیب مین
بڑا جھگڑا ہوا تھا سسرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن جب کہ مقام
فارسلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوس وقت سسرو پھر سے

شامل ہو گیا اور تا وقت مرنے قیصر کے وہ اوسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر
رومیہ کبری مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے
آگوسطس شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے کلام انیطنی کے
بخلاف کر شروع کیے اور انیطنی نے اس خوف سے شہنشاہ اگوسطس
سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو کلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا
کیا لیکن اتنے مین اوسکے دشمن کی فوج نے بسرداری پوپلس لینٹس کے
جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس فوج کی سرداری مین
وہی غلام تھا کہ جسکو اس لیئق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑا یا
تھا سسرو مقام اپی نم مین ۱۰۶ سنہ پہلے پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور
اور ۴۳ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مر گیا اسبات پر سب
لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی
ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے انجام دیتا تھا
اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رلا دیتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہے اگوسطس
شہنشاہ رومیہ کبری کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنون سے
اور اپنے تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف کی
ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور بڑے بڑے فاضل
اوسکی تعظیم کرتے ہین کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اوسکے خاص کلامون
کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط

تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے

شبیہ سسرو فصیح



حال پرقلص فصیح یونان کا

پرقلص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہے ۴۹۹ سنہ
پیشتر حضرت عیسی کے شہر اتھنز مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح
اور بکمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت اور بلاغت کلام کے اوسنے تمام
یونان پر حکومت حاصل کرلی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان
یونان مسمی انگزدغورس اور افلاطون اور دینو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور
اونسے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت
مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا
جادو ہے اوسکو کسیطرح حاصل کرنا پر ضرور ہے کیونکہ اوسکے باعث
سے انسان چاہے جو کچھ حاصل کرسکتا ہے اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ
طرف حاصل کرنے منصب بختی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے
صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزارون
برس سے ابتک نام اوسکا روشن ہے اور صاحب علم اوسکے کلام اور مقالات
سن سنکر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام
حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست
مین پاتا چلا اور بسبب خوش تقریری اور شیرین زبانی کے رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے
لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل تابض اور متصرف ہوگیا گویا کہ قریب شاہ یونان کے
ہوگیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کے وہ شجاع بھی پرلے درجہ کا تھا اپنے ملک
کیواسطے سیکڑون جاے بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخر ۴۲۹ سنہ
پیشتر عیسی کے تماشہ گاہ دنیا سے غائب ہوگیا ٭ تصویر اوسکی مندرج کیجاتی ہے نقط

شبیہ پرقلس



بیان حکیم طھیلس کا

طلیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہے اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان کا لکھتے ہین اور زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذری ہین اونمین پہلے طلیلس بھی تھا اوائل عمر مین وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہان کی فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم مین شہرہ آفاق ہوگیا اوّل شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کر کر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی پہلے اسنے بتلایا تھا کہ فلانے دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیت مین بہت باتین ایجاد کین اونسے بسبب قطر آفتاب اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کرتا ہے دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھسے انعام بعوض اس عمدہ تحقیقات کے مانگیے اونے جواب دیا کہ مجکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میری نام سے یہ بات مشہور ہو جاے کہ اس امر کی تحقیقات طلیلس نے کی ہے اس حکیم نے بیان کیا کہ باقی وہ جز ہے جو کہ تمام چیزون دنیا مین مشتمل ہے اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان کو جانتا ہے وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہے کہ یہ بات بڑی مشکل ہے کہ انسان اپنے تئین جان لے کہ مین کیا ہون اور نصیحت کرنا اور ونکا بہت سہل ہے لیکن اوسپر عمل کرنا مشکل ہے جو کہ بہت ضرور ہے اور اپنی خواہشون کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اورون کی جو خطا دیکھے اور وہ اپنے مین پاوے کہ اوسے دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سوا اس حکیم کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے کہ اتنی توجہ طرف علم ہیت کی کی ہو ایک دفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید نہ پہونچا بعد ازان وہ ۵۴۳ برس پیشتر عیسیٰ علیہ السلام کے مرگیا + تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم طیلس



ذکر حکیم طلیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کے نہین ہے اور جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ سنو برس سے زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ سنہ پیشتر عیسیٰ کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کی ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکے ہات نہین لگین فقط تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہے

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان کے حال فیثاغورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوا یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کے جوکہ یونان مین ہے بیچ ۵۹۰ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ بیچ ملکون مصر و یونان وایران وغیرہ کے گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکماے متبحر سے تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

بشبیہ حیوفراسطس



اور علم ہیئت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا
اوسکے آنے سے لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون
اپنے ملک کو شوق علم کا بڑھوایا چند روز بعد اوسکے دانائی اور علم کی اتنی
شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ دور دور کا
سفر کرکر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوسطرف کے اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم
اوسکی ملازمت سے کچھ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام
ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے تربیت لڑکون کے بنایا تھا
نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکے مدرسہ مین چار سو
شاگرد تھے اور ہر طرحکا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر
کی لکیر سمجھتے تھے فیثاغورس مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے
اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور فاضل اور مدبر اور واضع قوانین
گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزراے شاہان نامدار اوس دیار کے
ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا (قولہ) اے عزیز یہ دنیا چند روزہ
کسیکو یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور چلا جائیگا جب
بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم نہین ہے
لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو ہر ضرور لڑنا چاہیے اور اونسے
عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دل مین جڑ نہ پکڑین اور میرے
پیارون شاگردو پانچ چیز یہ ہین فقط

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور دلکو جوہر علم و عقل سے معرا رکھنا کفر نادانی ہے اسکے خلاف انسان مدام رہے

(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین خلل اندازِ تندرستی ہو

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبونتر ہے

(۵) پنجم ہر طرح کی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی زناکاری و دغابازی بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے

اس حکیم نے بہت کچھ درباب نصایح اور اپنی راے کے لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جاے کہان جو اونکو مشرح اور مفصلاً لکھکر پایہ افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم + کہتے ہین بہت عمدہ کتابون مین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھ وسنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار و بحث درباب علم و نصیحت کی باتون کے رہی یہ فاضل اسی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا سوالہ بنوادیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا زمین سے تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اور حکمایان

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات توسب پر واضح اور روشن ہی کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرحکے حکما پائے جاتے تھے اور اونہین کے باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہی فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہے اور ہر بات کی طرف رجوع ہوئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمونکے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے جنکو تنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو تنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینون جتھون یعنی فرقون حکما کا آگے علحدہ علحدہ بیان کرتا ہون ؎

فرقہ حکماے یونانی موسوم بہ تنفر العیش

معنی تنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش وعشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش وعشرت دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہانتک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے دیکھنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائیگا

یہ حکیم قریب ۳۰۰ برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے یونان مین موجود تھا وہ نہایت سختی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ عیش و تنعم خوشی کامل کا ہے یعنی جو عیش کرتا ہے اوسکو خوشی دایما حاصل نہین ہوسکتی ہے ایک دفعہ یہ حکیم راستہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک لڑکا اوسکو ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر حکیم دیو جانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کے پاس لے گیا اور اونکے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت سے بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی رائی خلقت کی راے سے کسقدر خلاف ہے دعوت مین جانا ایک بہت اچھی بات اکثر آدمیونکے نزدیک ہے خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت مین جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم بے بدل کا مشہور ہے جب شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام مین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہے اتفاقاً سکندر اسطرح اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہوگیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا دیوجانس کچھ نہ بولا آخر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کرکے یہ کہا کہ اے حکیم تو مجھسے کچھ درخواست کر اور مجھسے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے ہٹ جائیے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھسے کچھ طلب کر اور اوسے صرف جواب یہ

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور از بسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کیسکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بد مزاجی اور ناملن ساری اور علیحدہ گی اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین + اس فرقہ کے حکماء اور اونکے معتقدون کو زبان یونانی مین سنگ ونیی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے کہ اس قسم کے حکماء کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سنیکا ہے یہ نیرو شہنشاہ روم کا اوستاد تھا اوسکی شکل سے معلوم ہو جائیگا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے ہین + چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے ؛

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ متنفر الرنج

متنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی مین + ایپکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ عام ہے کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کے حکما کا مقولہ تھا کہ مرد کا مل اور دانا یہ عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کے موافق نیکی

شبیہ حکیم سنیکا



دور اندیشی اور فکر کرنا امیات سے ہے جو شخص غور کرتا ہے اوسے عیش و عشرت
مین گذارے پناہ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو
پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکیورس گذرا ہے
جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ
کیا ❊ یہ حکیم غرغیتیم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ سنہ پیشتر عیسوی کے مرگیا،

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا
یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین
سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دوامی نہ تو عیش و عشرت سے
حاصل ہوتی ہے اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین
ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج ❊ اگر انسان دولتمند
ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور نہ اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے علی ہذا القیاس
اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ ایسا
ہو جانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت ایک امر
مشکل ہے لیکن یہ توجہ اللہ تعالے نے یونان ہی کے آدمیونکو
اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے
اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ سائی پرس مین
پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جوکہ یونان میں ہے تباہ ہوگیا اور زینو ایک
کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زنوفن کو ملاحظہ فرماکر بہت
خوش ہوا اور اوسکے دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ اسیطرح علوم وفنون
حاصل کرنے چاہئین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر
گذاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر ایتھنز مین بنایا
اور لوگون کو سبق نیکی اور اپنی حکمت کے دینے لگا اور لوگون کو سکھایا کہ
اپنے نفس کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت تنگ بختی مین مدد کرنا
پر ضرور ہے اور لڑکاپن کے عیش وعشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا
نازیبا اور واہیات ہے ✤ اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور
اوس مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی کم بختی اگر عاید حال ہو تو کچھ رنج
نہو اور بالکل صاف اور صابر ہے اور اصلا رنج وکدورت دل پر اثر نکرے اور
کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا انہین یہ نہین چاہیے کہ ذراسی دنیوی
خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہوگئے زینو کا قول تھا کہ اللہ
جلشانہ نے دو کان اور ایک منھ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنے
بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا
بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوا اوسکے اور کسکو
اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط غرض
کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ
حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہے
انکی حکمت مین موجود تھی ✤ گو ہمکو وہ رتبہ کہان حاصل
ہے ✤

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتا ہے زمان باشندہ شہر سیرکوز کا جو کہ جزیرہ صقلیہ مین واقع ہے تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہے + ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہے وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادوات اور جرثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علمون مین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہے اوسنے علم جرثقیل کے وسیلہ سے مصر مین جاکر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جیسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکین ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جرثقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھالون بلکہ اگر مجھکو کہین بیٹھنے کو جگہہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھا اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو باسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنے نمونہ علم جرثقیل کا ہے بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

وآفرین کی د اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے نہبت رواج دیا ہے
اور اس علم مین بڑی ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریز کے وسیلہ سے
ہندوستان کے مدارس مین سکھایا جاتا ہے ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہیرو
بادشاہ سرکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا جب وہ طیار
ہوکر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچھ غبن نہین ہوا ہے یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دلمین یہ شک گذرا
کہ شاید کاریگر نے سونے مین کچھ کھوٹ ملایا ہوا سواسطے حضور نے چاہا
کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا
دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے حکیم ارشمیدس کو طلب
کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کے مدت تک تفکر مین رہا
آخر کو ایک روز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو
ایک قاعدہ یکایک سوجھا اونے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو
منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو
علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت سونے خالص
کے پانی مین ہلکا ہے یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنے سے گھٹتا ہے اوس سے
زیادہ تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا
کہ ضرور تاج مین کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس
تاج کو گلوا کے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے حکیم موصوف کی بہت
تحسین اور آفرین ہوئی اور بموجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین
واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دھات کے یہ مسئلہ بھی درج ہوا + ارشمیدس کی شہر
کو دشمنون نے گھیر لیا اعدا اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہ نہبت دقت سے

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیون کو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلے سے کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہازون رومیون کو جلا دیا غرض کہ رومیون کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخر کار رومیون نے شہر سری کیوز کو حملہ کرکے لے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دو سے ۲۱۲ بارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا،

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا برنیقس کا اور صاحب جو بطور پامشہور ہے یہ حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے نے اعتبار کیا پس بعضے اوسکے شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب مین بڑھائی ہین اور بعضے فائدے نکالنے والے ہوئے ہین حکماء یونان کے اپنے اپنے مدرسون کے دروازون پر لکھ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش نہو وے نہ داخل ہوا اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہو وے اور ماور تصنیفات

اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات ہے کتاب المناظر
کتاب ترکیب آوازون کی اور سوا انکے اور کتابین ہین یعقوب
بن اسحق الکندی نے یہ کہا ہے کہ اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے زمانہ کا
سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی دو کتابونکو جو مخروطات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات
کی حاصل ہو سکے اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کیطرف منسوب ہین داخل
ہوگیا اور کتاب اوسکی جو قواعد ہندسی مین ہے اوسکو حجاج بن یوسف بن
مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک ہارونی مشہور ہے۔ اور دوسرے
نقل کا نام مامونی ہے اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اوسکو اسحق
بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی
اور ابو عثمان دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے
کہا ہے کہ مینے اونمین سے دسوان مقالہ موصل مین علی بن احمد العمرانی
کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو تیئیس۳ مین اور شارحین اس کتاب کے
ایران نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی اور بطیف
المطیف نے یہ ذکر کیا ہے کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی
زبان مین دیکھا اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ
کے جو لوگون کے پاس ہے اور اس مین ایک سو نو شکلین ہین (نو اوسمین ۱۴۹
ہو گئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور یوحنا نفس
نے ذکر کیا ہے کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین دعوی کیا ہے اوسکی
اپنی بنائی ہے مین دیکھی ہے اور بطیف نے ذکر کیا ہے کہ مین نے اوسکو
دکھائی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابو حفص عمر اسانی

ور ابو الوفا بوزجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابو القاسم انطاکی نے تمام
کتاب کی تفسیر کی اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین کی
کی کی ہے اور دسوین کو ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست
ابن عمید کے واسطے کیا ہے کندی نے کتاب اقلیدس کے اغراض مین ذکر
کیا ہے کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا اور
اوس نے پندرہ مقالہ لکھے تھے جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک
ہو گئی پھر کسی بادشاہ نے اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی
اور اوسکے زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے اس کتاب کی
اصلاح اور تفسیر کے لیے اقلیدس سے کہا اوسنے اونمین سے تیرہ مقالہ کی
تفسیر کی پس وہ اوسکی طرف منسوب ہو گئے پھر بعد اوسکے استقلاوس
اقلیدس کے شاگرد نے دو مقالے پائے جو چودھوان اور پندرھوان تھے وہ
بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونو بھی اوسنے کتاب مین ملا دیے
اور یہ تمام واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابو علی الحسن بن الہیثم بصری نے
جو خوش باش مصر کا ہے اس کتاب کے مصادرات کی شرح کی ہے
اور اوسکے اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکے جواب کے ہین
پھر ابو الحسن قشیری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہے کسی اندلسی
کی اور اوسکا نام وابستہ ہے اور اوسکا یہ قول تھا کہ میری شرح بیت المقدس
سنہ پانسو پچانوین مین تمام ہوئی اور اقلیدس کی تصنیف کی اور چند کتابین
ہین منجملہ اونکے سواے اس کتاب کے کتاب الظاہرات ہے کتاب اختلاف المناظر
کتاب المعطیات کتاب النغم بیگانی اسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح
ہے کتاب الفوائد بیگانی اوسکے نام پر کتاب القانون کتاب الثقل والخفت

ای کتاب الترکیب بیگانی اور سکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان کا

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہے
اور علم ریاضی مین پیشوا تھا شہر پلاشم مین سنہ ۱۳۸ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا
وہ شہر اسکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عیدریان تھا رہا کرتا تھا
زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پرلے درجہ کا عقیل اور ذہین
تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور سب سے مشکل اور عمدہ
کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور و معروف مجسطی کا ترجمہ زبان عربی
مین بھی ہے اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہے اور بطور تبرک
اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہے لیکن اچھے اچھے فاضل
عربی دان اوسکو نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے ✤ اس کتاب کا ترجمہ زبان
اردو مین فقیر حقیر خاکسار خلائق نیاز مندر امچندر مصنف ان چند اوراق کا
کرتا ہے اور وہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت صاف اور عبارت
سہل مین کر دیگا تاکہ ہر ایک اوسے مطالعہ کر کر استفادہ حاصل کر سکے اور اس
نعیف کا ارادہ یہ بھی ہے کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کرے اگر زندگی
نے وفا دی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مین نے
اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہوگا ✤ واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام
فضلا ہر ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلیموس کے
موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت
ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سبب قبول کرتے تھے لیکن

بعد اوسکے جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگون کو
ان علمون مین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستا نمین
فاضل کوپرنیکس دنیا مین پیدا ہوا اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت
کیا اور پیچھے اوسکے اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امر کو پایۂ ثبوت
کو پہنچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کے دو ریاستین بڑی عظیم الشان
اور مشہور تھین ایک ریاست اسینہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ
قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان مین گذرا ہے جسنے کہ
قوانین سلطنت ریاست سپارطا کے بنائے تھے وہ قوانین مدت تک
اوس ملک مین جاری رہے + یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف
اضلاع یونان اور مصر اور ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد
ریاست اور طریقے دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہان کا حال بخوبی دریافت کیا
اور اس طرح پر یہ شخص ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہوگیا اور اون ملکون مین
اوسنے اچھے اچھے فاضلون اور عالمون اور مذہبی آدمیون مین بحث وتکرار کی
جب بھائی لیکرغوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مر گیا اوسوقت لیکرغوس مالک
ریاست کا ہوا اور اوسکے بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے
یہ کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کر دون کسواسطے کہ
تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جائے گا لیکن اس بد تجویز کو نیک
لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکرغوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے
اوسے الزام لگائے کہ اوسنے سلطنت کا غصب کرلیا ہے اور اس باعث سے
وہ لاچار ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا لیکن اوسکے چلے جانے سے ملک مین بہت
بے انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارٹا نے اوسے پھر بہر اعجز و نیاز طلب کیا
اور جب وہ اپنے ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو
گویا دیوتاؤن اور فرشتون مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور
اونکا خلاصہ یہ ہے اور یہ قوانین ۸۸۱ سنہ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے + لیکرغوس نے
ریاست سپارٹا مین سے عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کردیا اور حکم دیا
کہ کوئی عیش و عشرت مین مشغول نہ ہووے اور اوسنے اپنے ملک مین سے رواج
چاندی اور سونیکا بالکل دور کردیا اور تمام باشندون سپارٹا کو برابر کردیا نہ
یہ کہ بعضے آدمی غریب اور بعض امیر ہون + اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی
اعتدال سے باہر قدم نرکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نکرین اور کھانے
نہایت اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر
کے ایک جاے کھانا کھائین + بعض قوانین لیکرغوس کے قابل الزام کے
ہین کہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کو عقل کامل
نہین بخشی ہے وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور ورزش
کرتے ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامون مین مشق کرین +
پس اس صورت مین لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگر کیے ہوئے مردون کے
سامنے آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین وہ اظہر من الشمس ہین
چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص نامرد
یا ضعیف نرہے اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا جبکہ

ایسا لرکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف تدرتی ہون تو اوسکو اوسکے ماں باپ
ایک پہاڑ پر سے نیچے گرا دین تاکہ وہ مر جاوے + غرض کہ لیکرغوس کا ان سخت
قوانین کے جاری کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارطا کے بڑے سپاہی اور دلیر
ہون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کے لیئے مستعد رہین اور جو کچھ مصیبت
اونپر نازل ہو اوسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھ سہار
سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہون تواریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے
کہ اکثر جاے اہل سپارطا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ اونکی
آج کے دن تک نہایت تعریف ہے بعد اسکے لیکرغوس جزیرہ قراط کو
پھر چلا گیا اور اپنے ملک کے باشندون سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین کے
برخلاف نکرینگے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکور مین
جا کر اوسنے اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھ
سمندر مین پھینک دینا تاکہ اوسکی راکھ سپارطا مین نہ پہونچے کسواسطے
کہ مبادا اہل سپارطا یہ خیال کرکے کہ لیکرغوس کی راکھ سپارطا مین آگئی
ہے اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے کام
کرین + تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اسینہ

یہ شخص ۵۹۲ سنہ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ کادرس کی اولاد
مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسینہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم
اور نیک اور حب الوطن تھا + بموجب قوانین صولن کے اوسنے تمام
باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم بموجب مرتبہ ہر ایک

شبیہ لیکرغوس



دولت کی ہوئی تھین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوئی تھین اونکو
علاقجات عالیہ ملکی ملتے تھے اور سب خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین شتمل تھی اونکو
یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکار بیچ کچہری عام کے جسمین بڑے بڑے امور
ملکی مثل مقرر کرنے میر منصبون کے اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لاتا یا قوانین
مرتب کرنا وغیرہ طے ہوتے تھے دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کے جو اوسنے
واسطے سلطنت کی طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ✤ صولن کا حکم تھا کہ
ایک شخص کی جائداد تمام اوسکے لڑکے بالون مین برابر تقسیم ہو بموجب اوسکی
اجازت کے ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دے سکتا تھا بشرطیکہ خاوند اوسکا
جہیز واپس کر دے ✤ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دے سکتی تھی بشرطیکہ کوئی
باعث قوی اور دلیل قاطع سامنے میر منصف کے لادے ✤ وہ نابالغ لڑکے
جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے لڑکر مرگئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ
سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو ✤ قوانین جو درباب غلامون کے تھے وہ بہت
قابل تعریف اور رحیم تھے غلامونکو اجازت تھی کہ وہ اپنی آزادی کچھ روپیہ ادا
کرکر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہوا اوسکو اختیار تھا کہ وہ
اپنے آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کے ہات بکوا سکتا تھا ✤ اوس زمانہ
مین ایک عجب طرحکا قانون یونانیون مین رائج تھا نام اوسکا ✤ اوسطرسزم ✤
تھا بیان اسکا اس طور پر ہے کہ شہر اسینیہ مین ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا
کہ جسکے دس دروازے تھے اور ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خزف ریزہ
لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت برا اور زبون شخص ہوتا
تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر
نوکر تھے اون خزف ریزون کو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھ ۶ ہزار

بادس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ شخص جلا وطن کیا جاتا تھا ۔
صولن نے بعد حاصل کرنے اسّی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قضاء
مطلق کے کیا ۔ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ۔ شبیہ صولن ۔



حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کے نہایت بڑے بڑے فاضل تبحر جنکو مذاق اوسکے اشعار کا معلوم ہے متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کے برابر شاعر نہین ہوا ہے بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے شاعرون فرنگستان اور روم اور یونانی نے اوسکے طرز بیان کو اختیار کیا ہے اس بادشاہ سخن کو جیسی اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہے اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک شعر اصلی زبان سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہے تو لطافت سابق کی سی نہین رہتی ہے لیکن تب بھی بباعث اسکے کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہے باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہے زمانہ سابق کے اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل کرتے تھے شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا نو برس پیشتر سنہ عیسوی کے اس شاعر کی پیدا ہونے سے شہر سکنشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کی معنی زبان یونانی مین اندھے کے ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا نام مدوسی ہے حقیقت یہ ہے کہ جاے پیدایش اور سن پیدایش ان شخص مین بھی شک ہی مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتے ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار

شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے نہین لکھتا ہون کہ بیان کو
لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط تصویر اس
بزرگ شخص کی درج ہوئی ہے + شبیہ ملک الشعرا ہومر فقط



حال پنڈارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین رہنے والا تہیب کا گذرا ہی یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ ایک قسم کی شاعری ہے بادشاہ کہلاتا ہے جس زمانہ مین کہ ارد شیر شاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے مین کہ سنہ ۵۲۲ پیشتر حضرت عیسیٰ کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۴۳ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا آتا ہے اور مدام رہے گا ؛ بیان کرتے ہین کہ جب سکندر نے تہیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی ہین سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکے عیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ پہونچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال شاعر صوفقلس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہے اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر و سخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہے یہ شخص سنہ ۴۹۵ پیشتر حضرت عیسیٰ سے پیدا ہوا تھا سسرو فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہے علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا ؛ اوسے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کے بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی لیاقتون کے انعام پایا ؛

شبیہ پنڈارس



اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی + غرضکہ مین اپنی
جان حوالہ خداکے کی فقط تصویر اسکی بھی وضع ہوتی ہے +

شبیہ شاعر صوفقاس +



حال شاعر انقریَن کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس مین جو کہ آج اونیا مین واقع ہے ۵۳۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فاضلان یونان کے رہا + اس شخص کو عادت شراب خواری کی ازبس تھی + افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالی خاندان تھا + اس شخص کا ت قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا + اس شاعر نے اپنے تئین شہر آبدار مین خود اپنے تئین گلا گھوٹ کر مار ڈالا + تصنیفات اسکی مانند عنقا کے کمیاب ہین + تصویر اسکی اسبب کی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے، +

حال شاعر ارسطوفالوس کا

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین ۴۶۰ پیشتر سنہ عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہم عہد سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہنت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلا حکیم اوّل سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی + اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج رتبون کے درجے کا ملا فقط

+ + + + + +

+ + + + + +

شبیہ شاعر القرن



تصویر اوسکی کتاب ہذا مین لکھی جاتی ہے + شبیہ ارسطوفانوس



حال شاعر یوریپدیس

یہ یونانی شاعر ۴۸۰ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے سالمس مین اوس روز جس روز کہ ارشیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کو سیکھنے مین بہت کوشش کرکر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیغورس سے سیکھے اوسکے اشعار مین بباعث کمال فصاحت کے لوگون کے دل پر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس لاثانی شاعر کی نے اونکے دل پر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی چھوڑ دی اور آزاد ہوگئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون مین جاکر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا + مورخ بیان کرتے ہین کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یک صد اشعار پر مضمون اور جوہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا + یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند کیا کرتا تھا + اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر اوسکے جسم کو ٹکڑے کردیا لوگون کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط

تصویر یوربیدس شاعر



حال طهوسی داوس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علورس تھا اور شہر اسنیہ مین ۴۷۶ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطدی اعظم (جسکا حال پہلے صفحہ ۶۲ پر لکھا گیا ہے) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکا پنے مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہو گیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جابے میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان کیے جبکہ براسی داس حاکم فوج ریاست سپارطانی طهوسی داوس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلاوطن کیا گیا اور ایام جلاوطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپنش کی تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کی آٹھہ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکور کا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہی جبکہ ہیرودطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہے پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہو گئے یعنی اوسکی کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر دار طور پر بیان کرتا تھا ۴۷۱ پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی + تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے +

حال مورخ ہیرودطس کا +

شبیہ طھوسی داوس مورخ یونان



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی شہر ہلیقر ناسس مین پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۴۸۴ برس پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان پر تر و تازہ اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہے اور بسبب پیدا ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہے یہ شہر بھی مشہور ہوا + ہرودطس نے اوائل عمر مین تمام یونان اور ولایت اطلبہ اور ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہوگیا بعد اسکے اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون اور ایرانیون اور مابین انھون کے ہوئین لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنے تواریخین ملک مصر اور عرب اور سام زمیان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت تھی اور ہر ایک شخص اسکی اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہے + اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ ہرودطس مورخ اور دمستھنیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین کہ لاثانی تصور کیے گئے ہین + تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال مورخ ڈوائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہے یہ مورخ شہر آرجیرہ مین جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتیج کی تالیف کین + کہتے ہین کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب اب تک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسے جہاندیدہ شخص تھا

شبیہ صحیح ہیروڈس



کہ جتنے مقامون اور ملکون کا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسنے وہان سفر کرکر اون مقامون کی سیر کی تہی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال کے عرصہ مین تصنیف کی تہی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بہولا آدمی تہا کسواسطے کہ بہتیرے جہوٹے قصہ اوسنے اپنی تواریخ مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہے البتہ سادگی زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اوسنے بعض جاے اپنی کتاب مین جہوٹ بہی لکھا ہے کہ بعض جہوٹی کہانیون کو تو بخوبی بیان کیا ہے اور بڑی واردات تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض دفعہ چہوڑ گیا ہے غرض کہ یہ بہت اچہا اور مشہور آدمی گذرا ہے ۴۴۳ پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا مین موجود تہا اور اکثر روم مین رہا کرتا تہا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ تہی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل و عالم یونانی تہا ۴۴۵ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسینہ مین پیدا ہوا تہا اسمین تین اوصاف بڑے بڑے تہے یعنی یہ شخص نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور لاوراافسر فوج کا تہا اس شخص نے اس دنیا مین بہت نام پایا ہے + یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تہا + یہ فاضل بیچ دربار حضور سارس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز رکہتا تہا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنک سا مین مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تہی نہایت مصیبت اور کمبختی واقع ہوئین کہ قلم اونکے بیان مین اپنے سمنیہ کو چاک کرتا ہی

رولن صاحب فرنگی مورخ واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار آدمیونکا بسرداری زنوفن کے ایران سے جو کہ چھٹہ سوسے فرسنگ یونان ہے اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے رونا آتا ہے حقیقت مین اس حیلہ پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر گھر کو لایا + بعد اس مشہور واردات کے وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا کے ولایات ایشیا مین آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہم وطنون نے جلا وطن کر دیا اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر الیس مین رہا کرتا تھا اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین تصنیف کین اسنے حالات واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط کا بھی اسنے بہت خوب لکھا ہے اوسنے تواریخ یونان کی بھی لکھی اور ۳۶۰ سفر وطن خاص کا اختیار کیا +

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہے کہ کسی زمانہ مین ولایت یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان کے نہایت فوقیت ہے الحق فرنگستان ہر طرح کے فضلا اور حکما کے کان ہے اور جیسا کہ چراغ علم وعقل کا اس ملک مین روشن ہے ویسا کسی ملک مین بالفعل نہین ہے اور ہزارون اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ ان کے حکما اور فضلا کا منتخب کرکر اونکے حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے اس ذراسی کتاب کی کیا حقیقت ہے بلکہ اگر چار ایسی ایسی نہین تو بھی شاید اونکے حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت نشان کے لکھونگا + اور ارادہ یہ ہے کہ ایک علحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین کہ تمام وہانکے عالمونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہانکے لوگونکو بہت فایدہ پہونچیگا +

حال شہنشاہ الحکما اور فضلا سر اسحاق نیوٹن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہے یعنی ابتک نہ تو اوسکے برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا ہے اور نہ کوئی زمانہ قدیم مین اوسکی برابری کرسکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو ندا بھی نسبت نہین ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + غرض کہ مین اصلا تعصب سے یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن دونون ملکون کے فاضلون اور عالمون کا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوٹن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہین + اگرچہ مین اس جاے یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہے وہ بھی بڑے درجے کے فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

نام اس علامہ زمان کا سر اسحاق نیوٹن ہے اور معنی آئزک کا اسحاق کے ہین اسیواسطے مینے اسحاق نیوٹن لکھا ہے ،

لیکن حکیم سر اسحاق نیوٹن تمام علمار متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے
یہ حکیم دانشمند ۱۶۴۲ء عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا + ابتداے
عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جون جون بڑا ہوا توانا اور صاحب
قوت ہونے لگا اور اسی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا + بارہوین
سال مین بعد پانے تھوڑی تربیت کے اوسکے بزرگون نے اوسے ایک مدرسہ مین
جہان صرف و نحو سکھائی جاتی تھی بھیجا اوسنے وہان مثل بکین صاحب کے جو بڑا علامہ
تھا آثار دانشمندی کے عیان کیے اوسکی حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہو جاویگا + یہ شخص وقت فرصت مین بجاے اوقات
گذارنے کے لہو و لعب مین ساتھ ہم مکتبون کے نمونے کلون وغیرہ کے لکڑیون
سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کے اوسنے آری اور بسولہ اور آلات خریدے اور
اپنے ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا + نزدیک مدرسہ کے ایک ہوائی چکی بنتی تھی
نیوٹن صاحب نے اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا + اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کے اصل کے برابر تھا + بوقت اوسکے طیار
ہو جانے کے اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑے کے
ٹکڑون سے بادبان بنائے اور دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے + وہ اکثر ایسی
ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی سبب سے اپنے ہم سبقون سے
لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا + اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو یہ خیال نہ تھا کہ
یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم ہوگا کہ سیارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کو دریافت کرنیکے قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہو جاوینگی اور عالم و دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے نہین جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی بنیگا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسے بلا لیتی اور اوس سے کھیت کا کام لیتی اور گاہ منڈی مین اپنے ساتھ لیجاتی + بوقت جانیکے مدرسے سے اپنے گانو مین وہ درختون کے نیچے بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا کرتا + اور جب کبھی وہ درخت کے نیچے بیٹھ کر مویشی چراتا اوسوقت چپکا رہتا اور خیالات علمی مین مصروف + سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت سے وہ کبھی بیکار نہین بیٹھتا + ہر وقت خیالات مین مصروف رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص پردۂ اخفا مین پڑا رہتا اور منصۂ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسے ٹرنٹی کالج مین جو سبت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کرنے کے ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر ہوا + اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی مین خوب لگتا تھا کہتے ہین کہ بچپن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی صورتین بدون پڑھنے تحریر اقلیدس کے بہت خوبی کے ساتھ ثابت کین ۱۶۶۱ء مین وہ اس مدرسہ کا ممبر مقرر ہوا اور ۱۶۶۴ء مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب عالی جو وہانکے فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کے کیمبرج کو چھوڑ کے اور جگہہ چلا گیا + مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک پختہ سیب اپنے آپ سے شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے اور اپنے دلمین کہا کہ یہ سبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اونچے سے گریگی توبھی زمین کیطرف میل رکھے گی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونیکے

سبب سے تمام علم ہیئت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا + دیکھا چاہیے کہ صاحب استعداد آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑی نتیجہ نکالتے ہین کیا کبھی کسی اور شخص نے سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا + ۱۶۶۶ء مین نیوطن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کی طیار کرنے مین مصروف ہوئے + اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے مقرر ہوئے + اور ۱۶۷۲ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے + روبرو اس مجمع کے اونے اپنا نیا مذہب درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا + تیس برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین مصروف رہا + ۱۶۷۲ء مین اونے ایک منشور مثلثی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے اور سہج آلہ کی استعانت سے علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا + اونے دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے مرکب ہے اور یہ کرنین مختلف مدارج انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت گذرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسرے مین رکھتے ہین اور یہ کرنین بعد منحرف ہوجانیکے جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علحدہ دکھلائی دیتی ہے نیوطن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ سات رنگ کی کرنون مین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے +

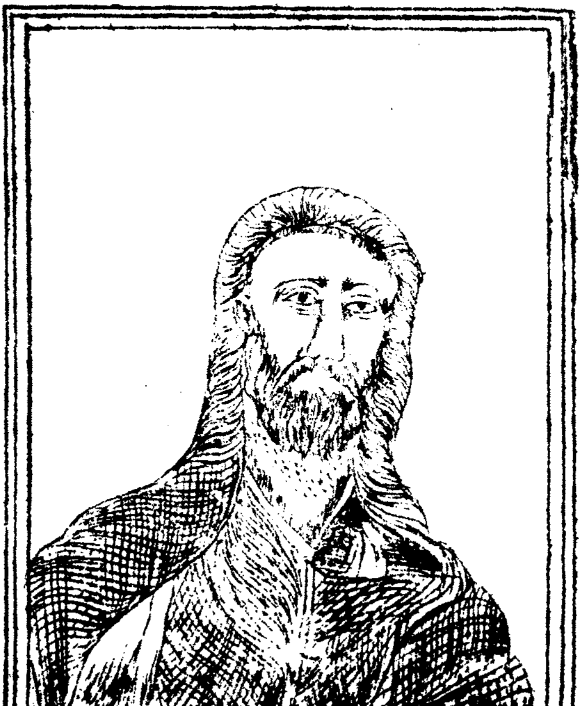
اوّل سرخ + دوم نارنجی + سوم زرد + چہارم سبز پنجم آسمانی + ششم نیلا + ہفتم بنفشئی + یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسی کے وہم وگمان مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگون سے مرکب ہے + ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوطن صاحب کی تحقیقات پر ہرگز اعتماد نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

اور سبکو صحیح پایا جسوقت نیوٹن نے اپنے مذہب کو صاحب منطق ظاہر کیا
تو بعض لوگوں نے اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سا
زیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس شخص کے دل کے چین مین بہت فرق
آگیا ۔ تھوڑے دنون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور ملکہ این نے اوسے درجہ
نائٹ کا عطا کیا اور سنہ [illegible] مین اس حکیم اور لبنیٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوٹن صاحب نے
ایک نیا علم فلکشن جسکو حال مین ڈفرنشل کیلکولس کہتے ہین اور جو بڑا
علم علم ریاضی مین ہے ایجاد کیا اور جو منتہی آدمی علم ریاضی مین ہوتے ہین وہ
اوسکو سیکھتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مین نے
ایجاد کیا ہے اور نیوٹن نے میری نقل کی ہے ۔ اس فساد نے بہت طول
کھینچا اور لبنیٹ صاحب نے انگریزی حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا
شروع کیا کہ جو کچھ باتین نیوٹن نے ایجاد کی تھین وہ فقط غلط ہی نہین ہین اگر وہ
مذہب کے احکام کے خلاف ہین لیکن نیوٹن صاحب کے افعال سے
بخوبی ثابت ہی کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین کرتا تھا
وہ اپنے ایجادات کو صحیح ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اوسکو وسیلہ
سے دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی اسی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ
کیا اور اوس سے اوسے بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر
رہا اور بڑا استقلال دکھلایا ۔ اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور
اوسکے سبب سے اپنے تئین ہرگز نہ کھینچا ۔ ایکدفعہ ایک شخص نے درباب
تحقیقات کے جو نیوٹن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس شخص نے
اوسوقت اپنے تئین بڑا مسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کے ہون

صداقت سے کنارہ پر سے لیکر اور تفصیل بیان چاہتا ہون ہمنے جو لکھا ہے
کہ نیوٹن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا + اب
ہم اوس علم کی قدرے تشریح کرتے ہین واضح ہو کہ اوسکا
قول یہ تھا کہ تمام مقداریں خواہ کسی قسم کی ہون تعبیر کی جا سکتی ہین
بوسیلہ مقادیر بہندسے اور تمام مقادیر بہندسے پیدا ہوتے ہین
بسبب حرکت اونکے سرون کے مثلاً حرکت خط کی سے
اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے بس موافق اس مسئلہ کے ہر مقدار
اس مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کی جاتی ہے جبوقت
مانا ہمنے کہ ہر مقدار خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا
کی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار اس حرکت کی کوئی
اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوٹن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے +
جواہر بے بہا اٹھائیسوین ماہ مارچ ١٧٢٧ء عیسوی کو اس
دار فانی سے معدوم ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح
سے کام مین لایا اور اوس سے اپنے عیال اور رشتہ دارونکی
کی دستگیری کی + تصویر اوسکی بھی بسبب کوتاہی جای
کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے +

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

شبیہ شہنشاہ الحکماء و فضلا اسحاق نیوٹن



مشہور ہیت دان ایک قوال کا لڑکا تھا اور پندرہوین نومبر سنہ ۱۷۳۸
عیسوی کو مقام ہنوور مین پیدا ہوا تھا اوسکے باپ نے اوّل تو اوسکو
کچھ پڑھایا نہین چودہ برس کی عمر مین ہنوور کی رجمنٹ مین نوکری
کی اور سنہ ۱۷۵۷ یا سنہ ۱۷۵۹ مین اوس رجمنٹ کے ساتھ انگلنڈ کو گیا
یہ نہین معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو کب چھوڑا لیکن بعد تکلیفات
بیشمار کے جو خصوصًا بسبب نجاننے انگریزی زبان کے درپیش
ہوئین تھین وہ بارکشایر مین لوگون کو استعمال آلات علم موسیقی
کے سکھانے لگا بیت صاحب نے جسکو کہ عقل اور رسائی ذہن
ہرشل صاحب کی دریافت ہو گئی تھی سنہ ۱۷۶۵ عیسوی مین گرجہ
ہالیفاکس مین اوسکو ٭ ارگن نواز کہ یہ ایک انگریزی باجا ہے
مقرر کیا وہ سال آیندہ مین اسی عہدہ پر باتھ مین مقرر ہوا
تو اوسکو یہان پر علم ریاضی کا شوق ہوا اور باوجود محنت
بارہ ۱۲ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانے کے وہ کتابین علم ریاضی
کی مطالعہ کرتا تھا اس علم کی کتابین پڑھنے
سے اوسکا دل علم ہیئت مین بہت لگا اور انجام کار اسی
مین اوسنے ناموری حاصل کی اور بہت مشہور ہوا
٭ ایک روز واسطے دیکھنے آثار عجیبہ سیارات کے
جسکا بیان اوسنے پڑھا تھا اوسنے ایک دوربین
دو قدم لنبی ایک اپنے ہمسایہ سے قرض لی اوسنے
اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اوسکے مشاہدہ
سے اتنا خوش و خرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خرید کرنیکا

ارادہ کیا لیکن آلہ مذکور کی قیمت اوسنے اپنے آپ سے باہر سمجھکر
اوسنے خود دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا
اوسنے کئی دوربین بنائین جب کہ وہ آئینہ واسطے دوربین کے
بناتا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا اور بیچ مین کھانے اور
نوشنی کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا کھانا کھلا
دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سوائے گڑھنے شیشون کے کسی اور
بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم
لمبی بنائی اور اوسکے لیے دو سے زیادہ شیشہ گڑھے اور
تب ایک شیشہ دوربین کے قابل بنا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ء کو
وہ اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو دیکھ رہا تھا کہ اتفاقاً
اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے بسبب کچھ شبہ کے جو کہ
اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھتا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ
وہ کوئی ستیارہ نامعلوم ہے اسطرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ
جدید کو جو کہ اب بنام ÷ جارجیم ساوس ہرشل اور مورہنس کی مشہور ہے
دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کے متعلق چار چاند دریافت
کیے ÷ جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکے
تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوتے تھے
وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اوسنے بہت
سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر مین تیسوین
اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا ہوا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑا

ذکر مسٹر طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملای زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرسہ علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ بادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست ۱۷۱۰ء عیسوی کو بیچ بازگت بونورو کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا ٭ بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنایا کرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش کرتا تھا ٭ ۱۱ تاریخ مئی ۱۷۲۴ء مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہدینا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسی روز سے اوسنے طرف علم ریاضی کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا یعنی بطور ترسے منجمون کے لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا اور اس بات مین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن ان ہی ایام مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین درباب ہیئت کے مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کے توجہ کی اور دارالخلافہ شہر لندن مین آکر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کرلی اور بعد شادی کے اوسکے دو فرزند اور ہوئے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل فرنگ میں اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون لوگ اشراف اسکے شاگرد ہو گئے سنہ ۱۷۳۷ مین اوسنے ایک نیا رسالہ درباب علم مقادیر سیال کے چھاپا اور سنہ ۱۷۴۰ مین ایک کتاب درباب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونون کے جوکہ مشکل اور پر نہایت اچھے اچھے مضامین کے ہے تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ مقام ستوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر مقابلہ وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان اونکا باعث طویل ہے سنہ ۱۷۴۳ عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی مدرسہ مین بیچ مقام ولوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سر مجلس بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر ممتاز رہا ۱۴ تاریخ مئی سنہ ۱۷۶۱ عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کامل زمانہ کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور کیطرف

سے مقرر ہوئی +

ذکر چارلس ہٹن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین بیچ نیوکیل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے اوسنے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور تیسرے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی محلی
مدرسہ مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ شخص
اوسکو اڈیٹر بسرع کے مدارس مین سے ملا ۱۷۹۶ عیسوی مین ایک
کتاب دو جلدون مین قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف
کی اور ۱۷۹۸ع مین ایک کتاب مجموعہ ریاضیات کا تصنیف کی جس سے
دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی جاتی ہے
بعد اسکے اوسنے بشمول ڈاکٹر پیرس اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک
کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین اوسکو
ساٹھ ۶۰ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بباعث پیرسالی
کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین ارام سے بیٹھا اور پانچ ہزار
روپیہ پنشن کے اس فاضل کے مقرر ہو گئے + ۱۸۴۳ عیسوی
مین اس ریاضی دان نے وفات پائی +

ذکر مہندسان جیمس برنونی اور جان برنونی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین
کمال حاصل کیا تھا مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضائل ظاہری
و باطنی جیمس برنونی ۱۶۵۴ع مین بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور
اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری باتین اسمین ایجاد کین
اور ۱۷۰۵ع مین مرگیا + زبدۂ ارباب مہندسان جان برنونی بھائی جیمس
برنونی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہان تک کہ دنیا
اوسکو لقب رقیب شہنشاہ الحکما و فضلا نیوٹن اور مہندس لبنظر کا کہتے ہین مرت

اس بات سے معلوم ہو جاویگا کہ وہ کیا کچھ تھا سنہ [illegible] مین اس شخص نے وفات پائی

ذکر مہندس بولیر کا

زبدہ جہانیان بولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہے اور تشنع نظر ریاضی دانی کے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکھتا تھا سنہ ١٧٠٧ مین مقام بسل مین جوکہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہے پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اور مہندس جان برنونی کا شاگرد ہوا اور چندروز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم وکمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترائین فرمان فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفایس علوم اوس ملکہ جہان کے دربار مین حاضر ہوا اور جیساکہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کے ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی بولیر نے کی فریدرک اعظم پادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ بولیر شہر پیٹرزبرگ دارالخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو سنہ ١٧٨٣ عیسوی مین اوس جگہ اوسنے وفات پائی اگرچند روز پہلے وفات کے وہ اندھا ہوگیا تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی درباب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ اور لیاست مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت

مروج اور مشہور ہین ٭

ذکر لب نظر کا ٭

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون ۱۶۴۶ء عیسوی مقام لیپسک
کے جو اقلیم جرمنی مین ہے پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ٭ جب کہ اوسکی
عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد مرگیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی
تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ
ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے
زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ
فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھین اور ان علمون مین کمال پیدا
کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اللہ تعالے نے اپنے
بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہے اوسوقت
ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اوسنے پائے اور آخر کو
مصاحب اول شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا ۱۶۷۲ء عیسوی مین وہ شہر پیرس
دار الخلافۃ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل
کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان
مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل
اور حکیم نیوطن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مینے
علم تعادیر سیّال ایجاد کیا ہے اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری
ایجاد ہے غرض مدت تک اس بات مین جھگڑا رہا ٭ اور
اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

ہموا وہ انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اس بات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا + لب نظر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاٹن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کے ہین + لب نظر نے ۲۴ تاریخ نومبر ۱۷۱۶ء مین اپنی جان بحق سونپی +

ذکر لاگرانژ کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب و غریب علم ریاضی مین ایجاد کین ۱۷۳۶ عیسوی مین بیچ مقام طرن کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقادیر سیال مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور تموج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور و معروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۸۱۳ء مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا +

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل ۱۷۴۹ مین

بیچ مقام بیوان مین Beaumontenoz کے پیدا ہوا تھا اُس مقام مین اُسنے یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہوگیا یہ شخص خود بہت بڑا عالی خاندان اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دارالخلافہ اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی عجیب لیاقتون کے اوسکی بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا سنہ ۱۷۹۹ عیسوی مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن جب کہ سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین لیوشن بونا پارٹ اوسکی جگہ وزیر ہوا اوسوقت لا پلاس سرگروہ سنٹ یعنی حکام فرانس کا ہوا بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکولیس کا حاصل ہوا + سنہ ۱۸۲۷ عیسوی مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین علوم ہیئت اور ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون مین کی دال ہین +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جیمس اوّل بادشاہ انگلستان کا تھا باپ اس فاضل کا سر نکولس بیکن تھا یہ فاضل علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی مین کمال رکھتا تھا یہ شخص سنہ ۱۵۶۱ عیسوی مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار دانائی اور فضیلت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائے جاتے تھے سب مین

کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور
اس علم مین اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین
پیشوا مشہور ہے ۱۶ برس کی عمر مین ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان
ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بباعث موت
اوسکے باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہان
امیر کبیر ارل استعکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون
ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے ہان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت
عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے ۱۸ ہزار روپیہ کی
زمین جاگیر مین دلوادی + جبکہ شاہ جیمس اوّل تخت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی سنہ ۱۶۱۶ع
مین مصاحبان خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اسنے قوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے + سنہ ۱۶۱۷ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مُہر
رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور جلیل القدر علاقون مین سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت کے
سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا سنہ ۱۶۲۰ء
مین اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو
انگریزی مین + نووم ارگنیم + کہتے ہین تصنیف کی سنہ ۱۶۲۱ عیسوی
مین وہ + وائی کونٹ سنیت الین کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری
مقام مذکور پر مقرر ہوا + لیکن اختلافات قسمت کے دیکھنے چاہیے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان بھی

بایکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۶۲۱ء کو بادشاہ کی بارگاہ مین یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اوسپر جرمانہ ہوا اور قید خانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کے نوکرون نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اونپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا دے دیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل علوم وفنون گذار کر ۱۹- اپریل سنہ ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم وفنون کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے ، +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے سنہ ۱۶۳۲ عیسوی مین بیچ مقام رنگٹن کی پیدا ہوا اوسنے اوّل مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اوندنون مین سکھائے جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے محض تکرار ون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب



اور اوسکے سیکھنے سے سواے تعصب کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہے یہ فاضل حکیم ڈس کارتیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی راے کا وہ پیرو نہ تھا + اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشہ طبابت نہین کیا + سنہ ۱۶۶۴ عیسوی مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان مین رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایک سال کے وہ پھر انگلستان مین چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکما رہتے تھے اونسے صحبت اور ملاقات رکھنی شروع کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول ہوا اور علم الہیات اور منطق مین کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف علاقہ جات ملکی پر ممتاز ہوا + حقیقت یہ ہے کہ اسکی عقل اور ذہن کو ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہین دو جلدون مین اونسے کتابین عقل اور سمجھ انسان پر تصنیف کین اور ایک کتاب اونسے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ کے اور اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب مذہب کے بھی لکھین + ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۷۰۴ عیسوی مین فاضل اکمل نے وفات پائی +

ذکر عمدۃ الشعراء فرنگستان ملٹن کا

افصح الفصحا جناب ملٹن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکے زبان مین فصاحت بہت ہے اور اسکی برابر فرنگستان مین اور اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین + ۹ دسمبر سنہ ۱۶۰۸ع

مین مقام دار الخلافه لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر مین اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل شعر وسخن کے آدھی رات گئے تک پڑہتا رہتا تھا اور سترہ برس کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی کہ وہ اندھا ہوگیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ جسکا نام + گم شدن باغ بہشت از دست آدم + نہایت مشہور ومعروف ہے کہ جسکی لطافت وفصاحت وبلاغت اور اشارہ وکنایہ صنائع وبدائع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے + یہ کتاب سب مدارس مین مروج ہے + یہ شاعر ١٦٧٤ع مین مرگیا بعض صاحب کہ اونکو جہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کر سکے اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہو سکتا ہے جو کہ زبان انگریزی اور فارسی دونون سے واقف ہو فقط + +

ذکر ملک الشعراء ولیم شیکسپیر +

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہے اسکی سی شہرت اور کسی شاعر نہین ہوا

یہ شاعر مقام سٹریٹ فرڈ مین جو کہ وارِوک شایر مین ہے ۱۵۶۴ء ماہ اپریل
مین پیدا ہوا تھا اوائل عمر مین اس یکہ زبان سے ایک مدرسہ مین علم
تحصیل کیا لیکن بباعث اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور
اوسکے دس بیٹے اور بیٹیان تھین تو شکسپیر صاحب لاچار مدرسہ
کو چھوڑ کر تلاش معاش مین مشغول ہوئے بعد اوسکے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین
کہ انہون نے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی رای خلاف
ہے + ۱۸ برس کی عمر مین اونسے اپنی شادی کر لی + چونکہ یہ اکثر
دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہین
اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتے ہین کچھ اونکے واسطے محنت
درکار نہین ہوتی چنانچہ شکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت عمدہ اشعار
کہنے لگے تھے + جبکہ اونکی شادی ہو گئی تو وہ صحبت خراب مین
بیٹھنے لگے اور بباعث اسکے اونھون نے ایک ہرن ایک امیر
زادہ طامس لیوسی کا چورایا اوسنے اس امر کی نالش کی اور بروقت
نالش کے شکسپیر صاحب نے ایک ہجو اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف
کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا + لاچار شکسپیر صاحب
اپنے گانو کو چھوڑ کر دار الخلافہ شہر لندن مین چلے آئے جبکہ یہ شہر مین
پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا اور محتاج کمال تھے لاچار
ہو کر اسی حالت بیکسی مین اونھون نے یہ تجویز کی کہ وہ جوئے خانہ کے
دروازہ پر جا بیٹھین اور جو کوئی وہان کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے کی
کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر اونھون نے تھوڑے عرصہ تک
گذارہ کیا غرض کہ اوسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات مین

مشغول رہنا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب نے جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ و دوران کے اونکی نقلین خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر رئیس اوسکی عزت کرنے لگے + ارل یعنی صوبہ دار مقام سوتہمتن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دس ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا + اخیر عمر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے بسبب اپنے عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کاہیکو کسیکو میسر آتی ہین بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرد مین جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ء مین ترپیٹن ۵۳ برس کی عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کے واسطے ایک عمارت یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانای روم

یہ حضرت شروع ۶۰۴ھ مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کے جو کہ خراسان مین واقع ہے جائے ولادت اس بزرگ شخص کی ہے اور اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی تنہائی مین ہیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کی گذاری + صوفی ایک

شبیہ ملک الشعراء ولیم شیکسپیر





فرقہ ہے اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا
مطلب ان لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین
بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا
کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ دانائی ان ہی باتون سے
حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون مین سینیا
اور ہندوون مین ویدانت اور ایک خاص الامانیون کے حکمت کی
ایک اصل ہی جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب
جسکو مولانائے روم کی مثنوی کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے
خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اکثر مقامات
اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین
حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین
لکھین ہین تمام شرقی شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ
بہت کم استعمال مین لایا ہے یہ فاضل بے بدل زمانہ اور برگزیدہ
دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص اس حسب
ونسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی
ہین اوسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے
اور کسی بیگانی محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنی چاہیے کہ لوگ
بیوقوف سمجھین وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر
بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر
کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہین
پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون +

نظم +

تا نقش خیال دوست با ماست
ما را همه عمر خود تماشاست
آنجا که وصال دوستان نیست
والله که میان خانه صحراست
وانجا که مراد دل بر آید
یک خاره به از هزار خرماست

ولہ

اے دوست قبولم کن و جانم بستان
مستم کن و از هر دو جهانم بستان
با هر چه دلم قرار گیرد بے تو
آتش بمن اندر زن و آنم بستان

ولہ

آن کس که ترا شناخت جان را چه کند
فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی
دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند

ولہ

خوش باش که خوش نهاد باشد صوفی
از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافی [illegible] بر و ننشیند
کیخسرو و کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر سنہ عیسوی کے اخیر مین پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اون مین بہت مشہور یہ ہین مثنوی خسرو و شیرین اور مثنوی لیلی مجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر و سکندرنامہ + نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبابات پر تھی

کہ اوسکی عبارت نثر اور زیبائش ہو اور سمجھون کی سمجھ مین مشکل سے آوے اور اسباب سے اوسکی کتاب موافق رواج عام کے نہ رہی اوسکی کتابین بنام خمسہ مشہور ہین ہفت پیکران مین سے بہت خوب ہے اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکاری کی مندرج ہے لیکن اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین

حال حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبد اللہ شیرازی تھا جو ظہور اسکا اتابک سعد زنگی کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا ایکسو دس برس دنیا مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکون کا اوسنے دید کیا پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا علوم ظاہری اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرح بن جوزی سے مدرسہ نظامیہ مین بیچ بغداد کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کی ساتوین باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہے ارادات اوسکی اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانا ے مرشد شہاب + مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا پھر جنگ و جہاد کے واسطے روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین جو وارد ہوا تو بتخانہ سومنات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال آٹھوین باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے + اخیر عمر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اوسکی زیارت کو جاتے تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے شیخ قدرے تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی اگر کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعی کے تابدان کے باہر شیراز کے لکڑہارون کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے + لطف یہ ہے کہ شیخ باوصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی بے مثال تھا ہمیشہ صاحبان فضل وبلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا + گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد فارس وشیراز مین بڑے بڑے شاعر وفاضل ہوئے لیکن سخن کے مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا لیکن ہندمین امیر خسرو ملک سخن وبادشاہ شاعران زمین اس ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل و کلام پر اوسکے دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان غیاث الدین نے جب اس بزرگ (خسرو) کو بلایا تب اوسنے عذر اپنی پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے اسکو سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مقتضیات سرمایہ نوادر مین خاص گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فایدہ ہوگا

ملاقات سے حاصل ہوگا ✤ یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھ ضرور نہین ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب مین لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیے ✤

غزل

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ — اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ
خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم — جای تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ
ای جان من جانان من بر رخ نگر سلطان من — یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ
من عاشق روی توام از جان خریدار توام — تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدۂ
من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام — تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ
رنجیدہ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ — دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ
بنگر بحسرت چون شدم سرگشتہ مجنون شدم — چون لالہ دل پرخون شدم ای مہ چرا رنجیدۂ
گر من بمیرم در غمت خونم شود بر گردنت — فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ
ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من — لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ

من سعدی دلخواہ توام بر درگہم حیران و تو
من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہر دیوان حافظ

اسکی کتاب ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے
اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت گستری
کا کہتے ہین اور بیچ علم قرأت یعنی خوش الحانی کے مہارت کمال
رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش
آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی سنہ ۷۹۲
ہجری ہے اور چونکہ مدفن اوسکا خاک مصلی ہے اسی واسطے تاریخ
وفات اوسکی + خاک مصلی ہے + چونکہ اشعار اوسکے تمام
ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین
اسی واسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط +

نظم

بشنو این قصہ کہ خود را زغم آزادہ کنی
خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی

آخر الامر گل کوزہ گران خواہد شد
حالیا فکر سبو کن کہ پر از بادہ کنی

جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہار
عیش با آدمی چند پری زادہ کنی

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

خاطرت کی رقم فیض پذیرد ہیہات
مگر از نقش پراگندہ ورق سادہ کنی

کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ
ای بسا عیش کہ از بخت خدا دادہ کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہ بباعث اوسکی نہ ترقی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطرداری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحیم خان خانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطرداری بہت کی اور شاعری اور اخلاق مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی شہرت سنکر طلب کیا اور بیچ زمرۂ بندگان خاص کے معزز کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بوقت وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون

رباعی

عرفی دم نزع است وہمان مستی تو ‌‌ آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
فرداست کہ دوست نقد فردوس بکف ‌‌ جویاے متاع عمل و تہی دستی تو

رباعی

یارب بر عفوت بپناہ آمدہ ام ‌‌ سر تا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق ‌‌ بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

حال فردوسی کا

ہماری رائے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے
جہان اسقدر شاعر گذرے ہون گے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین
بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان
کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ اونکی تصنیفات لایق
پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات
لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کے
ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی
وغیرہ ٭ واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین رکھتے تھے
وہ آتش پرست تھے اور اسوقت مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ
کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان نظم کی کتابون
مین بہت خوبی اور فصاحت حال دلیرون اور بادشاہون سلف
کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زورآور زمانہ سلف
مین ملک ایران مین گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیو ٹھہرا دیا ہے
ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اسوقت
بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر پرانی
کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم اشعار
اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام ونشان نہین رہا ایسے
برے حال مین نوین صدی عیسوی تک فارس جاری رہا
اور اس وقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ دار اہل اسلام

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہو گئے اور علٰحدہ علٰحدہ بادشاہ بن
بیٹھے اور ان بادشاہون نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن
اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار ہوا تھا لیکن جب اخیر گیارہوین
صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران کے فتح کیے تو
اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص ۹۴۰ء عیسوی مین
بیچ گانون شاداب کے کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا
اسکا باپ بطور باغبان کے حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا
بھائی کچھ محنت مزدوری کر کر گذارہ کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا
کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین مختلف مضامین سوچا
کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سے سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے
برادرون سے عداوت رکھنے لگا تھا اور اوسنے اکثر تنازع رکھتا تھا
اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر ہوا اور اپنے بھائی سے
کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات اوسکے
بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کے راہی ہوا
اور وہان ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان
علم کا بڑا تھا اور اہل علم اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین
بہت سے شاعر اور فاضل موجود رہتے تھے اس اوقات مین ایک پرانی
تاریخ جسمین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از پیدایش حضرت پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوے تھے اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران
مذکور کو شاعری مین اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ
اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی لیاقتون کا
سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور فردوسی بیان کرتا ہے کہ
جب مین شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین کسطور
سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو
ظاہر کرون لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باشہ نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہیں
ایک نسخہ اوسکے ہاتھ آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین
لکھکر ایک اپنے دوست کی معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور
محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے اونھین نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ
تاریخ مذکور زمانہ سلف کی فردوسی ایران تیار کرے اور سلطان نے
اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی
اس کار عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی
اور دوم دولت حاصل ہوگی اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کے
طیار کرنے مین مصروف ہوگیا اور تیس برس تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ
کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہنامہ رکھا گیا طیار ہوئی لیکن اس عرصہ
مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو جو پرانے دوست فردوسی
کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہو گئے تھے یا اون مین سے
جوش و خروش دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے
تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین نظر آتی تھین اور بہتیرے
اشخاص بڑے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو بسبب

بڑی فکر دن اور کمال محنت کے بہت کم زور اور ناتوان ہو گیا تھا +
علاوہ ازین بدنصیبی فردوسی کے سے یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز
تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا اس شخص اور فردوسی مین دشمنی
ہو گئی اور اسیواسطے اسنے سلطان کے کان مین بری بری باتین نسبت
فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف ہے اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہے اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ
فردوسی نے اپنی کتاب شاہنامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے +
اگرچہ اور امور مین محمود بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت فردوسی
کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے شاہنامہ کو تمام کرکے سلطان
کو نذر گذری تو اوسنے کچھ تعریف باآفرین اوسکی محنت پر کی اور
انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک
انتظار کیا کہ بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنے وطن
مین جاکر اپنی باقی زندگی کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسے ایک
کوڑی بھی ندی آخرکار فردوسی نے چند اشعار کہے کہ مضمون اونکا یہ تھا
کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہے اور گو مین ذرا سین غوطہ مارا لیکن موتی
میرے ہاتھ نہ لگے تو وہ میری قسمت کی خطا ہے اور نہ سلطان کی فیاضی بحر کی
لیکن چند عاقل آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کے
ملاحظہ سے نہ نرم ہوا تو چند اشعار کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود نے بجاے اپنے اقرار پورا
کرنے کے فردوسی کو ایک رنج دیا اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے
جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی انعام دونگا تو
شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

اشرفیان فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے
بجائے ساٹھ ہزار اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے
اور یہ کہا کہ یہ انعام تمہاری شاہنامہ کا ہے + جسوقت یہ روپیہ پہونچا
اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ
اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیان سنائین اور اس سب
روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کردیا یہ دیکھکر جو
افسر یہ درم لیکر آئے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا
بیان کیا یہ سنکر محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی
کے پانو کے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن فردوسی نے بہت ہی عاجزی کی
اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس کی برباد گئی
اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور ازبسکہ
اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر
اپنی مہر کرکر ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب
سلطان امور ریاست کے باعث سے بہت دق ہو اوسوقت
یہ کاغذ اوسکے ہاتھہ مین دیدینا + اس ہجو مین سلطان کی نہایت برائی
لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہے +
جب سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوس
فردوسی کی تلاش مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی
نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون
نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی تعریف مین ایکہزار
شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کہہ دیے + ان دنون مین قادر باللہ

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام واسطے حوالہ کر دینے فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ کر سکے تو اس باعث سے فردوسی یہان سے بھی بھاگا اور منزلین طے کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھرا کیا اور یہ خوف اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے آخر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہو گیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کے کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایک دفعہ اپنے وطن کو اور دیکھ لون + اسوقت مین فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور وہ اوسکے ساتھ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام پیری مین ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہونچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا + جب سلطان غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور کے پاس بھیجدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفیین قبول نکین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے +

بیان شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضاے قدردانی کے اپنے جلوس کے اونیسوین برس مین شیخ ابوالفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر نہایت خوش ہوا

اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امراے
عظام اور وزراے کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس تبین
ہوا کہ مقرب بادشاہ کی درگاہ کے اسیر حسد لے گئے اور شاہزادے اسکین
دولت سی اتفاق کرکے درپے اس بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین
اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ مین کلام اللہ کی تفسیر تصنیف
کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے
مرنے کے بعد چند نسخہ لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور
موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو اکبر بادشاہ کے نام سے مزین
نہ کیا اکبر اس بات کی دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا اور شیخ پر بہت
عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر
مین رنجش بڑھادی اور شیخ کو مجرے سے منع کروادیا لاکن شیخ تقرب
کے زمانہ مین اکثر عرض کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو
نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا اس سبب سے
وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اس بات کو خوب
جانتا تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی سی بہت خوش تھا اسواسطے
بعد کتنے دن کے تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی
اور اوسکی جدائی بے ضرورت جان پر روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے
انجام دینے ضرورت کی خدمتون کے دکن مین سرانجام کرنیکے واسطے مامور
ہوا اور اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سی بجالایا جبکہ شیخ بموجب
طلب بادشاہ کے دار الخلافہ آگرہ کی طرف جبکہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ شیخ
سی آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین شاہزادہ کا رفیق اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اس بات پر آمادہ کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور اوجین کے قصبہ میں پہونچ کر راجپوت کی فوج کے ساتھہ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا ارادہ کیا شیخ نے بمقتضائے شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد دی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھہ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک جماعت کثیر نے ہجوم کر کے اطراف او جوانب سے گھیر لیا آخر کو ۱۰ ربیع الاول ۷ سنہ جلوس مین مطابق ایک ہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کے زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کر کے الہ آباد مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے سینہ اور منہہ پر ہاتھ مارا اور رائے رایان پتر داس کو کہ اوس حدود کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری سے سرافراز تھا شیخ عبدالرحمن بن شیخ ابوالفضل اور اور امرا کو واسطے نرسنگہ کے استیصال کے تعین کر کے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھ نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس کافر کا سر کیا قدر رکھتا ہے اوسکے زن اور بچہ کو بھی سولی پر کھینچنا اور دوزخ مین پہونچانا چاہیے ابوالفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہین اکبر نامہ اور آئین اکبری اور ابوالفضل بہت مشہور اور بزرگ

کتابین اس فاضل کی تصنیف ہوئین		
	شیخ ابوالفیض فیضی	

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا زمان کا شیخ مبارک ہو جمیع علوم وفنون اور شعر شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا + حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے خطاب ملک الشعرا تھا ایک ایک کتاب علم اخلاق مین مسمیٰ نوادر الکلم اسنے تصنیف کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سو نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی مین کوئی کتاب نہین ہے بعد حصول علوم وفنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کرکر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اوسکے برابر بہت کم ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلا دتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا + جلوس کے چالیسوین سال مین اسباب زندگانی کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا +

محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشائخ کہتے ہین اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونون بزرگ اور النہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن مین سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداون مین تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش کر ہوئی اور بیس سال کی عمر مین یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر مین مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی مین تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳ ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیار نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کی فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتین لکھین + + +

ضیائے بے ضیا کر کافرم خواند	چراغ کذب را نبود فروغے
مسلمان خوانمش بہر مکافات	دروغے را چہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند +

بلخ مسوا امیر لاچین یہ بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان مین تشریف لائے

اور بیچ پٹیالی کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے تھا اور
جبکہ عمر چار سال کی ہوئی تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف
لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اوسکے امیر خسرو نے کچھ
تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو
کے گذرے تب اونہون نے ارادہ صحبت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین
اولیا کا کیا اور مرید ہو گئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو
بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم راز اوس بزرگ کے ہوگئے ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو بیچ تعریف حضرت نظام الدین کی
لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون
اشعار کو سنکر نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھ سے کیا
چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ حضرت کی
قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہو جاوے چنانچہ اس جگہ
مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر
اور تھوڑی سی کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین
اوسکے کلام مین نہایت شیرینی اور فصاحت ہو گئی اور امیر خسرو نے
چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے اور ہر شب قران شریف
ختم کرتے تھے + امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے
سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ بائین لاہور
کے اور ملتان کے تاتاریون اور مغلون کے ہات سے مارا گیا اوسوقت

خسرو بھی اونکے ساتھ تھے چنانچہ اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو لے گئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایک دفعہ ہی رونا آگیا اور سب وہ اب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئی اور خاص بادشاہ کو رونا آگیا ہر چند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پہ جا بیٹھے اور بعد چھ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے

ابیات

میر خسرو خسرو ملک سخن	آن محیط فضل و دریای کمال
نظم او دلکش تر از ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای جستن تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین
کہ مین نے پانسے ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف
کیے اور بہت سی کتابین مشہور و معروف اوسکی تصنیف سے ہین؀

ذکر کملای ہند از قوم ہنود حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش و بینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل
اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اہمو ایسے
حکمار فرنگ اور یونان کے سے کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی
بات ہی کہ اون بزرگون کے حالات نہین ملتے سوا ے نام کے ہم اور کچھ
نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ
نہین کی کہ ایسے ایسے خدا رسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھین
لیکن خیر جیسا کچھ مجکو پانچ چار بزرگون کا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور
راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اوّل مین
ذکر والمیکی جی کا کرونگا ✤ ہندو مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب
رامائن کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات
ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوے
اہل فرنگ نے اس بات سے کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود
مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کی قدوم کی برکت
سے باغ ہستی کو رونق تھی ✤ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک
غریب کے گھر پیدا ہوے تھے اور اس باعث سے کہ اونکے مربی مفلس

تھے اونھون نے بڑی عمر تک تربیت نہین پائی اور بے علم رہے جبکہ
بڑی عمر ہوئی تو اونکو فرض پڑا کہ اپنے ما باپ کی پرورش کرین لاچار
اونھون نے پیشہ رہزنگی اور قزاقی کا اختیار کیا (اور اندنون مین یہ بزرگ
شخص بالکل علم کی روشنی سے جاہل تھے) اور ایک جنگل مین رہنا
شروع کیا اور اضلاع ہوگلی اور کرشنا گڈہ مین جو مسافر کہ گذرا
اوسکو لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہین کہ یہ پیشہ اونھون نے
کب تک رکھا ✤ اور سبب چھوڑ دینے اس بدپیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز
تین برہمن جنکو ہمارے بزرگ برہما اور وشن اور نارد کہتے ہین اوس
جنگل مین سے گذرے جہان کہ والمیکی جی رہتے تھے والمیکی جی نے
جب ان تین برہمنون کو دیکھا مستعد اونکے قتل کا ہوا اور چاہا کہ
اونکو جان سے ہلاک کر کر اونکا مال لے لیجے لیکن اون برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی اول تو ہماری بات سن لے بعد ازان تجکو اختیار ہی
تو چاہے جو کچھ ہمارا کیجیو والمیکی نے قبول کیا تب اون تین برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی تو جو رب العالمین کے بندون کو مارتا ہے اور ستاتا ہے
اور اس گناہ عظیم مین داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ
واسطے پرورش اپنے ما اور باپ اور کنبہ کی یہ کام کرتا ہون تب اون برہمنون
نے یہ کہا کہ ایک بات تو اپنے ما باپ سے پوچھ آکہ تو جو گناہ کرتا ہے اور جانین تلف
کرتا ہی تیری گناہ کی وہ بھی شریک ہونگے یا نہین یعنی جبکہ تجکو تیرے اعمالون کی سزا ہوگی تو تیری
شریک تیرے ما اور باپ بھی رہین گے یا نہین یہ بات والمیکی نے قبول
کی اور اون تینون برہمنون کو تین درختون سے بخوبی مضبوط باندھکر
خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے چلا گیا جب وہ گھر پہونچا

اونسے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ مین جو تمھارے واسطے یہ گناہ
کرتا ہون اسکے تم بھی شریک ہو یا نہین انھون نے صاف جواب دیا کہ ہم
اس پاپ مین تیرے شریک نہین جو کوئی جیسا فعل کرے گا اوسکا عوض
رب العالمین خاص اوس شخص کو جسنے فعل مذکور کیا ہو دیگا + یہ سنکر
والمیکی جی کے دل مین اثر پیدا ہوا اور دل مین خیال کیا کہ مین ایسا گناہ
ناحق کرتا ہون کسواسطے کہ میرا کوئی شریک نہین اور واپس آکر اون
تینون برہمنون مذکور کو درخت سے کھولکر خلاص کیا اور اونکے روبرو
توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل نالائق پھر نکرونگا جیسے والمیکی جی
مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق کی جناب مین توبہ کی
اور پشیمان ہوا + اور اب توجہ اونکی اس بات پر ہوئی کہ کسیطرح سے
علوم وفنون مین کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش مین وہ تپ
بن مین جو کہ ایک جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہے چلے گئے
(چترکوٹ ایک پہاڑ قریب الہ آباد کے ہے) اور اون دنون مین رکیشر
لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم خدارسیدہ شخص اوس جنگل مین اللہ تعالیٰ
کی یاد مین رہا کرتے تھے وہان جاکر والمیکی جی مہاراج نے ایک
رکیشر سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا لیکن مدت تحصیل
علم بخوبی تحقیق نہین ہے + بعد تحصیل کے وہ اوسی جنگل مین
رہا کرتے اور یاد حق اور تحصیل علوم فلسفہ مین مشغول + ہمین
یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانہ سے والمیکی جی نے اشعار تصنیف
کرنے شروع کیے لیکن اونکی استعداد فن شاعری مین بہت کامل تھی
جب مہاراج رامچندر سامی نے راون والی لنکا کی سیاان پر

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکیشر واسطے مبارکبادی کے آگئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر سوامی نے وقت بن واس یعنے جلا وطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے آئے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رکھکر رونق اور فخر دیا ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب راماین ہے ٭٭ ان خدا رسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصرا لکھنا حالات کاملین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن ودیاپن بیاس جی کا

تمام ہندو کے فاضلون اور خدا رسیدون مین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جاے جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوئے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۲ سو برس (یعنی سی و سہ صد سال) گذرے ہین بیاس کے پتا یعنی والد کا نام پرسرام مہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور ان دنون مین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب دھرم پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جبکہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنے والے

...جو جمنا کے کنارہ ور پار کرتا تھا وہ یہی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک
روز پدسر امہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر
اوسپر عاشق ہوگئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا
ہوئے ÷ بیاس جی نے تمام ÷ وید ÷ وشن سے سیکھے تھے ÷ بیاس جی
مہاراج نے ایک عورت مسمی سلکھی سے شادی کرلی اور جنگل جسکا نام ...
آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے ÷ اور
... تنہائی مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی وارادات یعنی بھارت
لڑائی واقع ہوئی اوسوقت یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت
عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیر کے درمیان پانڈون اور کورون
مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے ÷ پچھلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہے تھے لیکن سب پریشان
پڑے ہوئے تھے اون سبکو جمع کرکر اور خود بھی اونمین ترمیم و تصحیح
کرکر اون پاک اور مقدس کتابون کو چار ویدون مین تقسیم کیا اور
اونکے نام یہ ہین ÷ رگ وید ÷ سام وید ÷ یجر وید ÷ اتھر وا وید ÷
ان مقدس کتابون کو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو
بھی ان مین سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے ÷ سوای
ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین ویدانت
بھی لکھین علاوہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت
ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم مین ہے جسمین
زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین ÷ مہابھارت بڑی مشہور کتاب ہے ...
... دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

سرنوواس سے زبان اوتکل یعنی اوڑیسہ کی زبان مین اور رامتوکندلی
نے بیچ زبان سامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا +
مہا بھارت نظم مین رامائن ست جو کہ والمیکی نے کہی ہے دوم درجہ
پر ہے + سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے
اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی
بہت مدد کی ہے + اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی معمولات
وغیرہ کا حال ہے + علاوہ ان کتابون کے جو نیچے اوپر مذکور
ہین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی
مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف
کی ہوئی ہین + ہمین انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا +

ذکر شنکر اچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوا ے ذات پاک کے
وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوا ے
ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے مین ہین یہ مہاراج
مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۶ کے باغ جہان پر نمودار
ہوے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ
مین اکثر لوگ ہنود کافر ہوگئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری
ہوگئے تھے خصوصاً اون دنون مین مذہب منتھہ بندھون کا جنکو جینی
بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی
تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین تھین اس

موقع پر شنکر سامی بواسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ مدتے بعد بیوہ ہونے کے
کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کافرون یعنی سمہ بدھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی
بنارس مین وہان کے راجہ کے پاس امرسنگھ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
جینی کا رہتا تھا ایک روز شنکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جایگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین بیٹھ جائیو
تو بچ جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امرسنگھ سیوڑہ مذکور کو
یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل
کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے
اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون اوسوقت ایک
کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کودے لیکن قبل از
کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوسمین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ
سیوڑہ سب سے نیچے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جو راجہ
نے دیکھا تو کچھ بھی نہین ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا نہین چڑھی تھی
صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے واسطے مارنے
اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص کے تمام
کتابین اس مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور
اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور معقولے وحدانیت کے سکھلائی
غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر ہنود کے

ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگون کے حال بخوبی لکھے جاوین لیکن لاچار ہون اور پاتا ہون کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھکر اسی مختصر پر قناعت کی گئی +

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقلمند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص بمقام شہر بنارس مین بیچ ۱۱۵۰ء کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے ساستر کی غلطیون کو درست کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین مثل دائرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے بھاسکر نے ان لغو باتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے یہان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے + شاستر مین لکھا ہے کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا پائے ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط ہے اور اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق ہے + شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے نیچے آفتاب چھپ جاتا ہے اوس وقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہراور

ہو اہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط محض ہے + غرض کہ اسی طور پر اس کامل مہندس نے بہت غلطیاں نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہے + کتاب حساب مین مسمی نیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہے اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصًا جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہے وہ واقع مین بہت خوب ہے اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط

خاتمۃ الطبع +

ارباب فرہنگ و دانش و واقفان فراست و بینش پر پوشیدہ نرہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوادر انتخاب اقصی غایت کے عالی مضامین جسکا نام تذکرۃ الکاملین ہے علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ جو زبان فرنگ سے نابلد ہین وہ فی الجملہ احوال کملاے و فضلاے یونان اور روم قدیم اور فرنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ ہون اور اونکے حالات اور مسائل لبیطہ سے مطلع ہوکر بہت

استعلام حالات باستانی سے ذخیرہ کامیابی حاصل کریں
چنانچہ اس کتاب نادر کو بڑے جناب کمالات انتساب بڑے
واقف علوم وفنون جناب ماسٹر رام چندر صاحب سابق
ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا اور
بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب بارچہارم
فرید خواہش شائقین سے بتوجہ عالی شمل مروت
وفتوت جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک
مطبع منشی نولکشور واقع کانپور ماہ
فروری ۱۸۹۷ء میں چھپی